چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
کَنزِ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

تَبٰرَكَ الَّذِىْ

29

آیات:30 — سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ — رکوع:02

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ					
هُوَ	وَ	الْمُلْكُ	بِيَدِهِ	الَّذِيْ	تَبٰرَكَ
وہ	اور	ساری بادشاہی (ہے)	اس کے ہاتھ (قبضہ) میں	وہ جو	بڑی برکت والا ہے
بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ					

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۝ ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ						
الْحَيٰوةَ	وَ	الْمَوْتَ	خَلَقَ (1)	الَّذِيْ	قَدِيْرُ ﴿١﴾	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
زندگی (کو)	اور	موت	پیدا کیا	وہ جس نے	خوب قادر (ہے)	ہر چیز پر
ہر چیز پر خوب قادر ہے ۝ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا						

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ					
هُوَ	وَ	عَمَلًا	اَحْسَنُ	اَيُّكُمْ	لِيَبْلُوَكُمْ (2)
وہی (اللہ)	اور	عمل (میں)	زیادہ اچھا ہے	تم میں کون	تاکہ وہ آزمائش کرے تمہاری
تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی					

عظمت و قدرتِ الٰہی کا بیان

موت اور زندگی کی پیدائش کا مقصد

1 ...... "موت" انسانوں اور حیوانوں میں روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت زائل ہو جانے کا نام ہے، جبکہ "زندگی" جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد انہیں وجود بخشنا ہے۔

2 ...... زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کرے کہ کون خدا کا فرمانبردار اور اچھے عمل کرنے والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے مظہر آسمان کی شاندار تخلیق

الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۟ۙ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

الْعَزِیْزُ	الْغَفُوْرُ ۲	الَّذِیْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ[1]
بہت عزت والا، غلبے والا	بہت بخشش والا (ہے)	وہ جس نے	پیدا کئے	سات آسمان

بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے ○ وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ

طِبَاقًا	مَا تَرٰی	فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	مِنْ تَفٰوُتٍ
ایک دوسرے کے اوپر	(اے بندے) تو نہیں دیکھے گا	رحمٰن کے بنانے میں	کوئی فرق

بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۳

فَارْجِعِ	الْبَصَرَ	هَلْ	تَرٰی	مِنْ فُطُوْرٍ ۳
پس تو (آسمان کی طرف) لوٹا	نگاہ (کو)	کیا	تو دیکھتا ہے	(اس میں) کچھ رخنے

پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ ○

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ

ثُمَّ	ارْجِعِ	الْبَصَرَ	كَرَّتَیْنِ	یَنْقَلِبْ	اِلَیْكَ
پھر	لوٹا	نگاہ (کو)	دوبارہ	پلٹ آئے گی	تیری طرف

پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر

آسمانِ دنیا کی ستاروں سے آرائش اور ستاروں کا ایک استعمال

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۴ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا

الْبَصَرُ	خَاسِئًا	وَّ	هُوَ	حَسِیْرٌ ۴	وَ	لَقَدْ	زَیَّنَّا
نگاہ	ناکام ہو کر	اور	وہ	تھکی ہوئی (ہو گی)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آراستہ کیا

تھکی ماندی پلٹ آئے گی ○ اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

1 ...... اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور انہیں ایسا مضبوط، درست، برابر اور متناسب بنایا ہے کہ بندہ انتہائی تلاش اور جستجو کے باوجود بھی ان میں کوئی فرق، خلل اور عیب تلاش نہیں کر سکتا اور آسمانوں کی یہ تخلیق قدرتِ الٰہی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

کفار کے لیے عذابِ جہنم کی وعید

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

السَّمَآءَ الدُّنْیَا	بِمَصَابِیْحَ[1]	وَ	جَعَلْنٰهَا	رُجُوْمًا
نیچے کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور	ہم نے بنایا ان (چراغوں) کو	مار بھگانے کا ذریعہ

چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا

لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝۵ وَ

لِّلشَّیٰطِیْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝۵	وَ
شیطانوں کے لیے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ کا عذاب	اور

ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رب کے ساتھ	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا

جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا

کفار کے دخولِ جہنم کے وقت جہنم کا حال

الْمَصِیْرُ ۝۶ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ

الْمَصِیْرُ ۝۶	اِذَاۤ	اُلْقُوْا	فِیْهَا	سَمِعُوْا	لَهَا	شَهِیْقًا[2]	وَّ
ٹھکانہ (ہے)	جب	انہیں ڈالا جائے گا	اس میں	(تو) وہ سنیں گے	اس کی	چنگھاڑ	اور

ٹھکانہ ہے ○ جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور

دخولِ جہنم کے وقت داروغۂ جہنم کا سوال اور کفار کا جواب

هِیَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ

هِیَ	تَفُوْرُ ۝۷	تَكَادُ تَمَیَّزُ	مِنَ الْغَیْظِ[3]	كُلَّمَاۤ
وہ	جوش مارتی ہوگی	معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھٹ جائے گی	غضب سے	جب کبھی

وہ جوش مار رہی ہوگی ○ معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی

1 ...... چراغوں سے مراد ستارے ہیں، ان سے آسمانِ دنیا کو آراستہ کیا گیا اور انہیں ان شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے جو آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے جاتے ہیں۔ 2 ...... جب کفار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہوگی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔ 3 ...... یعنی کفار پر جہنم کی غضبناکی اس قدر ہوگی کہ یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

اُلْقِیَ	فِیْهَا	فَوْجٌ (۱)	سَاَلَهُمْ	خَزَنَتُهَاۤ	اَلَمْ یَاْتِكُمْ
ڈالا جائے گا	اس میں	کوئی گروہ	پوچھیں گے ان سے	اس کے داروغہ	کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس

کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

نَذِیْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬

نَذِیْرٌ ﴿۸﴾	قَالُوْا	بَلٰى	قَدْ	جَآءَنَا	نَذِیْرٌ
کوئی ڈر سنانے والا	وہ کہیں گے	کیوں نہیں	بیشک	آیا تھا ہمارے پاس	ڈر سنانے والا

نہیں آیا تھا؟ ○ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ

فَكَذَّبْنَا	وَ	قُلْنَا	مَا نَزَّلَ	اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ
پھر ہم نے جھٹلایا (اسے)	اور	ہم نے کہا	نہیں اتاری	اللہ (نے)	کوئی چیز	نہیں	تم

پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو

اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

اِلَّا	فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ	كُنَّا نَسْمَعُ	اَوْ	نَعْقِلُ
مگر	بڑی گمراہی میں	اور	وہ کہیں گے	اگر	ہم سن لیتے	یا	سمجھ لیتے

بڑی گمراہی میں ہی ہو ○ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے

مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

مَا كُنَّا	فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾	فَاعْتَرَفُوْا	بِذَنْۢبِهِمْ
(تو) ہم نہ ہوتے	دوزخ والوں میں	تو (اب) انہوں نے اقرار کرلیا	اپنے گناہ کا

تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے ○ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

کفار کا آخرت میں اعترافِ جرم

1 ...... جب کبھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو داروغۂ جہنم اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے ربعَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں روزِ حشر کی ملاقات اور عذابِ الٰہی سے ڈراتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور انہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے، غضبِ الٰہی اور عذابِ آخرت سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور آیاتِ الٰہی کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہو۔

اللہ سے بن دیکھے ڈرنے والوں کے لیے بشارت

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

فَسُحْقًا	لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
تو دوری، پھٹکار ہو	دوزخ والوں کے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

تو دوزخیوں کے لیے پھٹکار ہو ○ بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے

علمِ الٰہی اور اس کی دلیل

بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ

بِالْغَیْبِ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اَسِرُّوْا	قَوْلَكُمْ	اَوِ
بغیر دیکھے	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	اور	تم آہستہ کہو	اپنی بات	یا

ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا

اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ

اجْهَرُوْا	بِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾	اَلَا یَعْلَمُ
بلند آواز سے کہو	اس کو	بیشک وہ	خوب جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	کیا وہ نہیں جانتا

آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے ○ کیا جس نے

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت "زمین" کا بیان

ع ۱۴

مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ع هُوَ

مَنْ	خَلَقَ	وَ	هُوَ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾	هُوَ
جس نے	پیدا کیا	اور (حالانکہ)	وہی	ہر باریکی کو جاننے والا	بڑا خبردار (ہے)	وہی (ہے)

پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ وہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	ذَلُوْلًا (1)	فَامْشُوْا	فِیْ مَنَاكِبِهَا
جس نے	کر دیا	تمہارے لیے	زمین (کو)	نرم، تابع	تو تم چلو	اس کے رستوں میں

جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا تو تم اس کے راستوں میں چلو

1 ...... زمین کو تابع بنانے سے مراد اسے ایسا بنانا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے، چنانچہ زمین ٹھوس پتھر کی طرح یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی نہیں بنائی، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہوجاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، یوں زمین پر چلنا دشوار ہو جاتا۔ اسی طرح یہ پانی کی طرح نرم نہیں بنائی، اگر ایسا ہوتا تو اس پر کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہو جاتا۔ ان دونوں سے ہٹ کر زمین کو مناسب طور پر نرم بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہو جائے۔

کفار کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا بیان

وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ-وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ

وَ	كُلُوْا	مِنْ رِّزْقِهٖ	وَ	اِلَیْهِ	النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾	ءَاَمِنْتُمْ (1)
اور	کھاؤ	اُس (اللہ) کے رزق میں سے	اور	اسی کی طرف	اٹھنا (ہے)	کیا تم بے خوف ہوگئے

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ○ کیا تم اُس (اللہ) سے

مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

مَّنْ	فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یَّخْسِفَ	بِكُمُ
(اُس سے) جو	آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ دھنسادے	تم کو

بے خوف ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُۙ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

الْاَرْضَ	فَاِذَا	هِیَ	تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾	اَمْ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ
زمین (میں)	تو اچانک	وہ (زمین)	کانپنے لگے	یا	تم بے خوف ہوگئے	(اُس سے) جو

دھنسادے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے ○ یا تم اُس سے بے خوف ہوگئے جس کی

فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ

فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یُّرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	حَاصِبًا
آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ بھیجے	تم پر	پتھراؤ

سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے

جھٹلانے والی امتوں کے انجام کی طرف اشارہ

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

فَسَتَعْلَمُوْنَ	كَیْفَ	نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾	وَ	لَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِیْنَ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کیسا (تھا)	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو

تو تم جلد جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ○ اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

1 ......ان آیات میں اگرچہ کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے، البتہ اس میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے جو عملی اعتبار سے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہ کرنا اور اسے مؤخر کر دینا اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے اور ربِّ کریم کا یہ احسان دیکھ کر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور ناشکری ہے۔

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَكَیْفَ	كَانَ	نَكِیْرِ ﴿١٨﴾	اَوَلَمْ یَرَوْا	اِلَى الطَّیْرِ
ان سے پہلے (تھے)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندے کی طرف

جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟○ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ

فَوْقَهُمْ	صٰٓفّٰتٍ	وَّ	یَقْبِضْنَ	مَا یُمْسِكُهُنَّ	اِلَّا	الرَّحْمٰنُ [1]
اپنے اوپر	پر پھیلاتے ہوئے	اور	سمیٹتے ہوئے	نہیں روکتا انہیں	سوائے	رحمٰن (کے)

پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں روکتا،

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍۭ	بَصِیْرٌ ﴿١٩﴾	اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	جُنْدٌ	لَّكُمْ
بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب دیکھنے والا (ہے)	یا کون (ہے)	یہ	جو	وہ	لشکر (ہے)	تمہارا

بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے○ یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے

یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ ج

یَنْصُرُكُمْ	مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ	اِنِ الْكٰفِرُوْنَ	اِلَّا	فِیْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾
جو مدد کرے گا تمہاری	رحمٰن کے مقابلے میں	نہیں کافر	مگر	دھوکے میں

جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں○

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِیْ	یَرْزُقُكُمْ	اِنْ	اَمْسَكَ	رِزْقَهٗ [2]
یا کون (ہے)	یہ	جو	روزی دے گا تمہیں	اگر	وہ (اللہ) روک لے	اپنی روزی

یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے

پرندوں کی پرواز قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

کفارِ مکہ کو تنبیہ

مخلوق کا حقیقی رازق صرف اللہ ہے

وقفِ لازم، اختلافی
وقفِ منزل
وقفِ غفران

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں موثر حقیقی کے طور پر ان کے پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں محوِ پرواز ٹنوں وزنی ہوائی جہازوں کو محض مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی مؤثرِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی ذات ہے۔ اسی لئے جب خدا چاہتا ہے تو مشین اور انجن سب کے موجود ہوتے ہوئے بھی جہاز گر جاتے ہیں۔ 2 ......ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے۔

مومن و کافر کی ایک مثال

بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

بَلْ لَّجُّوْا	فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾	اَفَمَنْ	یَّمْشِیْ [1]	مُكِبًّا	عَلٰى وَجْهِهٖۤ
بلکہ وہ ڈھیٹ بن گئے ہیں	سرکشی اور نفرت میں	تو کیا جو	چلے	اوندھا	اپنے منہ کے بل

بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے

جسمِ انسانی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور بندوں کا قلیل شکر

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ

اَهْدٰۤى	اَمَّنْ	یَّمْشِیْ	سَوِیًّا	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾	قُلْ
(وہ) زیادہ ہدایت پر ہے	یا وہ جو	چلے	سیدھا	سیدھی راہ پر	تم کہو

وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے؟ ○ تم فرماؤ:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَكُمْ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں

وَ الْاَفْـِٕدَةَؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ

وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ [2]	قُلْ	هُوَ	الَّذِیْ
اور	دل	بہت کم	تم شکر ادا کرتے ہو	تم کہو	وہی (ہے)	جس نے

اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ○ تم فرماؤ: وہی ہے جس نے

ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ

ذَرَاَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ
پیدا کیا، پھیلایا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا	اور	وہ کہتے ہیں

تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○ اور وہ کہتے ہیں:

1......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچان کر چلتا ہے۔

2......اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔

مطلوبہ عذاب دیکھ کر کفار کا حال

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

اِنَّمَا الْعِلْمُ	قُلْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	الْوَعْدُ	هٰذَا	مَتٰى
(یہ) علم تو صرف	تم کہو	سچے	تم ہو	اگر	وعدہ	یہ	کب (آئے گا)

یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: یہ علم تو

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا

فَلَمَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾	اِنَّمَاۤ اَنَا	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ [1]
پھر جب	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	میں صرف	اور	اللہ ہی کے پاس (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ پھر جب

رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	وُجُوْهُ الَّذِیْنَ	سِیْٓـَٔتْ	زُلْفَةً	رَاَوْهُ
کفر کیا	ان لوگوں کے چہرے جنہوں نے	(تو) بگڑ جائیں گے	قریب	وہ دیکھیں گے اسے

وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے

وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾	الَّذِیْ	هٰذَا	قِیْلَ	وَ
تم اس کا مطالبہ کرتے تھے	وہ (عذاب) جو	یہ (ہے)	(ان سے) کہا جائے گا	اور

اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے ○

مسلمانوں پر گردشِ ایام کے منتظر کفار کو ایمان قبول کرنے کی دعوت

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	اللّٰهُ	اَهْلَكَنِیَ	اِنْ	اَرَءَیْتُمْ	قُلْ
(اسے) جو	اور	اللہ	ہلاک کردے مجھے	اگر	بھلا دیکھو	تم کہو

تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو

[1] ...... قیامت کا ذاتی علم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، اس کی عطا کے بغیر کسی کو نہیں اور یہی یہاں مراد ہے ورنہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم دیا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وسعتِ علمی کیلئے یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتداء سے متعلق خبر دینا شروع کی یہاں تک کہ جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک کے احوال بیان کر دیئے۔ (بخاری، ۲/۳۷۵، الحدیث: ۳۱۹۲)

مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَاۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ

مَّعِیَ	اَوْ	رَحِمَنَا(1)	فَمَنْ	یُّجِیْرُ	الْكٰفِرِیْنَ
میرے ساتھ (ہے)	یا	وہ رحم فرمائے ہم پر	تو کون (ہے)	جو بچالے گا	کافروں (کو)

ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو

رحمٰن پر ایمان و توکل اور کفار کو تنبیہ

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾	قُلْ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	اٰمَنَّا	بِهٖ
دردناک عذاب سے	تم کہو	وہی	رحمٰن (ہے)	ہم ایمان لائے	اس پر

دردناک عذاب سے بچالے گا؟ ○ تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے

وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

وَ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْنَا	فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	هُوَ
اور	اسی پر	ہم نے بھروسہ کیا	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کون (ہے)	وہ

اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون

قدرتِ الٰہی پر ایک قریب الفہم دلیل

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَصْبَحَ
(جو) کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	صبح کے وقت ہو جائے

کھلی گمراہی میں ہے؟ ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾ ع

مَآؤُكُمْ	غَوْرًا	فَمَنْ	یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾
تمہارا پانی	زمین میں دھنسنے والا	تو کون (ہے)	جو لے آئے تمہارے پاس بہتا ہوا پانی

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لا دے؟ ○

ع ٢

1 ..... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا کہ آپ ان کفار سے فرمادیں کہ تمہاری آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو وفات دیدے یا اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرمائے، دونوں صورتوں میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ پہلی صورت میں تو یہ ہوگا کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے اور دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ کا ہماری مدد کرنا ہم پر خاص رحمت ہوگا لیکن بہر صورت تم بتاؤ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے کون بچالے گا؟ تمہیں تو بہر حال اپنے کفر

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

آیات: 52 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْقَلَم مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنون کے الزام کا رد

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ

نٓ	وَ الْقَلَمِ (1)	وَ	مَا	یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾	مَاۤ	اَنْتَ
نٓ	قلم کی قسم	اور	(اس کی) جو	وہ لکھتے ہیں	نہیں (ہو)	تم

نٓ، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں ○ تم اپنے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے انتہا ثواب کی بشارت

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ (2)	وَ	اِنَّ	لَكَ	لَاَجْرًا
اپنے رب کے فضل سے	مجنون	اور	بیشک	تمہارے لیے	ضرور ثواب (ہے)

رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو ○ اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا

الزامِ جنون پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ مبارکہ کا بیان

غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ

غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾	وَ	اِنَّكَ	لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (3)	فَسَتُبْصِرُ	وَ
نہ ختم ہونے والا	اور	بیشک تم	ضرور عظیم اخلاق پر (ہو)	تو عنقریب تم دیکھ لوگے	اور

ثواب ہے ○ اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو ○ تو جلد ہی تم بھی دیکھ لوگے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے۔ 1 ...... قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور ”ان کے لکھے“ سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ یا اس سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوحِ محفوظ پر لکھا گیا اور ”ان کے لکھے“ سے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔ 2 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کیا اور فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شاملِ حال ہے۔ 3 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اخلاقی اچھائیوں کے

یُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَىیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

یُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾	بِاَىیِّكُمُ	الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ
وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تم میں کون	مجنون (تھا)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جاننے والا ہے

وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کہ تم میں کون مجنون تھا○ بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾

بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾
(اس) کو جو	بہک گیا	اس کے راستے سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو

اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

فَلَا تُطِعِ (1)	الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾	وَدُّوْا	لَوْ	تُدْهِنُ	فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ (2)
تو تم بات نہ ماننا	جھٹلانے والوں (کی)	انہوں نے چاہا	(کہ) کسی طرح	تم نرمی کرو	تو وہ (بھی) نرمی کریں

تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا○ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ○

کفار کے متعلق ہدایات

وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ

وَ	لَا تُطِعْ	كُلَّ حَلَّافٍ (3)	مَّهِیْنٍ ﴿۱۰﴾	هَمَّازٍ
اور	تم بات نہ ماننا	ہر (ایسے آدمی کی جو) بڑا قسمیں کھانے والا	ذلیل	(منہ پر) بہت طعنے دینے والا

اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل ○ سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا،

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ﴿۱۱﴾ (4)	مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ	مُعْتَدٍ
چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا	بھلائی سے بڑا روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا○ بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے ادب کافر کے برے اوصاف اور اس کے لئے وعید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تمام گوشوں جیسے عفو و حلم، رحم و کرم، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، شجاعت، ایفاءِ عہد، حسنِ معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلفی، تواضع و انکساری اور حیاداری وغیرہا کے جامع اور ان کی انتہائی بلندی پر فائز تھے۔ 1...... مراد یہ ہے جیسے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھٹلانے والوں کی بات نہیں مانتے تھے اسی طرح ثابت قدم رہیں۔ 2...... اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا مداہنت ہے۔ یہ ناجائز و حرام ہے، کفار نے ایسی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 3...... حلاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ

كَانَ	اَنْ	زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾	بَعْدَ ذٰلِكَ	عُتُلٍّ	اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾
وہ ہے	(اس بنا پر بات نہ مانو) کہ	ناجائز پیداوار (ہے)	اس کے بعد	سخت مزاج	بڑا گنہگار

بڑا گنہگار ○ سخت مزاج، اس کے بعد ناجائز پیداوار ہے ○ اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿١٤﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

قَالَ	اٰيٰتُنَا	عَلَيْهِ	تُتْلٰى	اِذَا	ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿١٤﴾
(تو) کہتا ہے	ہماری آیتیں	اس پر	پڑھی جاتی ہیں	جب	مال اور بیٹوں والا

وہ مال اور بیٹوں والا ہے ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا

اِنَّا	عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾	سَنَسِمُهٗ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾
بیشک	سور جیسی تھوتھنی پر	عنقریب ہم داغ دیں گے اس کی	(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)

کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے ○ بیشک

بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

اَقْسَمُوْا	اِذْ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (١)	بَلَوْنَاۤ	كَمَا	بَلَوْنٰهُمْ
انہوں نے قسم کھائی	جب	باغ والوں (کو)	ہم نے جانچا تھا	جیسے	ہم نے جانچا انہیں

ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ لَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾

لَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾	وَ	مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾	لَيَصْرِمُنَّهَا
وہ ان شاء اللہ نہیں کہہ رہے تھے	اور	صبح ہوتے ہوئے	ضرور وہ کاٹ لیں گے اس (باغ) کو

کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے ○ اور اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے ○

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کا واقعہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔ یہ کافر کا وصف ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ 4..... چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ یہ انتہائی مذموم فعل ہے: حدیث پاک میں ہے کہ "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم، ص٦٦، الحدیث:١٦٨(١٠٥))

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1..... اس باغ کا نام ضردان تھا، یہ یمن کے شہر صنعاء سے 6 میل کے فاصلے پر سرِراہ واقع تھا۔ اس کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فقراء کو دیتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ

فَطَافَ	عَلَيْهَا	طَآئِفٌ (1)	مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	هُمْ
تو پھیری کر گیا	اس (باغ) پر	ایک پھیری کرنے والا	تمہارے رب کی طرف سے	اور	وہ

تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ

نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا

نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾	فَاَصْبَحَتْ	كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾	فَتَنَادَوْا
سو رہے (تھے)	تو وہ (باغ) صبح کے وقت ہو گیا	سیاہ رات کی طرح	تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا

سو رہے تھے ○ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہو گیا ○ پھر انہوں نے صبح ہوتے

مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾	اَنِ	اغْدُوْا	عَلٰى حَرْثِكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾
صبح ہوتے ہوئے	کہ	صبح سویرے چلو	اپنی کھیتی پر	اگر	تم ہو	کاٹنے کا ارادہ رکھنے والے

ایک دوسرے کو پکارا ○ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو ○

فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ

فَانْطَلَقُوْا	وَ	هُمْ	يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾	اَنْ	لَّا يَدْخُلَنَّهَا	الْيَوْمَ
تو وہ چلے	اور	وہ	آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے	کہ	ہرگز داخل نہ ہو اس (باغ) میں	آج

تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے ○ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں

عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

عَلَيْكُمْ	مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾	وَّ	غَدَوْا	عَلٰى حَرْدٍ	قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾
تم پر	کوئی مسکین	اور	وہ صبح سویرے چل پڑے	روکنے پر	(خود کو) قادر سمجھتے ہوئے

آنے نہ پائے ○ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تا کہ مسکینوں کو خبر نہ ہو اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے۔

1 ...... اس سے وہ آگ مراد ہے جو ان لوگوں کی بری نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کے وقت اس باغ کو تباہ کر گئی، صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہو گیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ

فَلَمَّا	رَاَوْهَا (١)	قَالُوْۤا	اِنَّا	لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾	بَلْ
پھر جب	انہوں نے دیکھا اس (باغ) کو	(تو) وہ کہنے لگے	بیشک ہم	ضرور راستہ بھٹک گئے	بلکہ

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں ○ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

نَحْنُ	مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾	قَالَ	اَوْسَطُهُمْ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	لَوْلَا
ہم	محروم ہو گئے	کہا	ان میں سے بہتر (نے)	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	کیوں نہیں

ہم محروم ہو گئے ہیں ○ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم

تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾

تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾	قَالُوْا	سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾
تم تسبیح کرتے	انہوں نے کہا	ہمارا رب پاک (ہے)	بیشک	ہم تھے	ظلم کرنے والے

تسبیح کیوں نہیں کرتے ؟ ○ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے ○

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا

فَاَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾	قَالُوْا
تو متوجہ ہوئے	ان کے بعض	بعض پر	ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہوئے	انہوں نے کہا

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتے ہوئے متوجہ ہوئے ○ بولے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ

یٰوَیْلَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	طٰغِیْنَ ﴿٣١﴾	عَسٰى	رَبُّنَاۤ	اَنْ
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	سرکشی کرنے والے	ہو سکتا ہے	ہمارا رب	کہ

ہائے ہماری خرابی، بیشک ہم سرکش تھے ○ امید ہے کہ ہمارا رب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سرگوشی کررہے تھے کہ آج کوئی مسکین باغ میں آنے نہ پائے اور اس ارادے پر خود کو قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔

1 ......جب یہ لوگ باغ کے قریب پہنچے اور اسے جلا ہوا اور پھلوں سے خالی دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً ہم تو کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے درو دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کی نیت بھی بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

يُّبْدِلَنَا (1)	خَيْرًا مِّنْهَآ	اِنَّآ	اِلٰى رَبِّنَا	رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾	كَذٰلِكَ
بدل دے ہمیں	اس سے بہتر	بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)	ایسا ہی (ہوتا ہے)

ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں ○ سزا ایسی ہی

الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

وقف لازم ع ٣٢/١

الْعَذَابُ	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾
عذاب	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے

ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے ○

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

اِنَّ	لِلْمُتَّقِيْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾	اَفَنَجْعَلُ (2)
بیشک	پرہیزگاروں کے لیے	ان کے رب کے پاس	نعمتوں والے باغ (ہیں)	تو کیا ہم کر دیں گے

بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں ○ تو کیا ہم

الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۟ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج

الْمُسْلِمِيْنَ	كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ (3)	مَا	لَكُمْ	كَيْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾
مسلمانوں (کو)	مجرموں جیسا	کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں ○ تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

روزِ قیامت اچھے حال اور اعلیٰ مرتبے کے دعوے دار مشرکین کا رد

مسلمان اور مجرم برابر نہیں

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ

اَمْ	لَكُمْ	كِتٰبٌ	فِيْهِ	تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّ	لَكُمْ
کیا	تمہارے لیے	کوئی کتاب (ہے)	اس میں	(ایسی بات) تم پڑھتے ہو	(کہ) بیشک	تمہارے لیے

کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو ○ کہ تمہارے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر حقدار کو اس کا حق دینا اور کسی کے حقوق کی خلاف ورزی سے بچنا چاہئے۔ 1 ...... ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام ”باغِ حیوان“ تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔ 2 ...... مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر مرنے کے بعد ہمیں پھر اُٹھایا گیا تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ۚ اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا

فِیْهِ	لَمَا	تَخَیَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾	اَمْ	لَكُمْ	اَیْمَانٌ عَلَیْنَا
اس (قیامت کے دن) میں	ضرور (وہ ہے) جو	تم پسند کرتے ہو	یا	تمہارے لیے	ہم پر کچھ قسمیں (ہیں)

قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو ○ یا تمہارے لیے ہم پر

بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ۚ

بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	اِنَّ	لَكُمْ	لَمَا	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾
قیامت کے دن تک پہنچنے والی	(کہ) بیشک	تمہارے لیے	ضرور (وہ ہے) جس کا	تم فیصلہ کروگے

قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کروگے ○

سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ﴿۴۰﴾ۛۚ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۛۚ

سَلْهُمْ	اَیُّهُمْ	بِذٰلِكَ	زَعِیْمٌ ﴿۴۰﴾	اَمْ	لَهُمْ	شُرَكَآءُ
تم پوچھو ان سے	ان میں کون	اس کا	ضامن (ہے)	یا	ان کیلئے	کچھ شریک (ہیں)

تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ ○ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں

فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾ یَوْمَ یُكْشَفُ

فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾	یَوْمَ	یُكْشَفُ
تو وہ لے آئیں اپنے شریکوں (کو)	اگر	وہ ہیں	سچے	(جس) دن	پردہ اٹھایا جائے گا

تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں ○ جس دن معاملہ

عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ۙ خَاشِعَةً

عَنْ سَاقٍ (1)	وَّ	یُدْعَوْنَ	اِلَى السُّجُوْدِ	فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)	خَاشِعَةً
ایک ساق سے	اور	انہیں بلایا جائے گا	سجدوں کی طرف	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے	نیچی ہوں گی

بڑا سخت ہو جائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے ○ ان کی نگاہیں

مع ۱۵

روز قیامت سجدہ سے محرومی اور اس کی وجہ کا بیان

(1)...... جمہور علماء کے نزدیک یہاں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت متشابہات میں سے ہے، ہم اس پر ایمان لاتے اور اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ (2)...... قیامت کے دن کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریزنہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی اور یہ سزا اس لئے ہوگی کہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے۔

قرآن جھٹلانے والوں سے متعلق حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تسلی

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ

اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ	ذِلَّةٌ	وَ	قَدْ	كَانُوْا یُدْعَوْنَ
ان کی نگاہیں	چھا رہی ہوگی ان پر	ذلت	اور	بیشک	انہیں بلایا جاتا تھا

نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف

اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ

اِلَى السُّجُوْدِ	وَ	هُمْ	سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	فَذَرْنِیْ	وَ	مَنْ	یُّكَذِّبُ
سجدوں کی طرف	اور	وہ	تندرست (تھے)	تو تم چھوڑ دو مجھے	اور	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے

بلایا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے ○ تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (2)	مِّنْ حَیْثُ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾
اس بات کو	عنقریب ہم آہستہ آہستہ لے جائیں گے انہیں (وہاں)	جہاں سے	انہیں علم نہ ہوگا

چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ

وَ	اُمْلِیْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَیْدِیْ	مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾	اَمْ
اور	میں ڈھیل دوں گا	ان کو	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت پکی (ہے)	یا

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ○ یا کیا

تَسْــٴَـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

تَسْــٴَـلُهُمْ	اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ
تم مانگتے ہو ان سے	کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس

تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس

1 ..... قیامت کے دن سجدے کی طاقت نہ رکھنے کی وعید اگرچہ کفار و منافقین کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو نماز ادا نہیں کرتے۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے قصداً نماز چھوڑی، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (کنز العمال، ۴/۱۳۲، الحدیث: ۱۹۰۸۶، الجزء السابع) 2 ..... نافرمانیوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہنا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار

حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے اور جلد بازی سے بچنے کی تلقین

وقف لازم

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ

لَا تَكُنْ	وَ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَاصْبِرْ	یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾	فَهُمْ	الْغَیْبُ
تم نہ ہونا	اور	اپنے رب کے حکم پر	تو تم صبر کرو	لکھ رہے ہیں	تو وہ	غیب (کا علم ہے)

غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں ○ تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰی وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ؕ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَنْ	لَوْ لَاۤ	مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾	هُوَ	وَ	نَادٰی	اِذْ	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ (1)
کہ	اگر نہ ہوتا	بہت غمگین (تھا)	وہ	اور	اس نے پکارا	جب	مچھلی والے کی طرح

کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا ○ اگر اس کے

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ

وَ	بِالْعَرَآءِ	لَنُبِذَ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	تَدٰرَكَهٗ
اور	چٹیل میدان میں	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	اس کے رب کی نعمت	پالیتی اسے

رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور

هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾	فَجَعَلَهٗ	رَبُّهٗ	فَاجْتَبٰهُ	مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾	هُوَ
نیک لوگوں میں سے	تو کرلیا اسے	اس کے رب (نے)	تو چن لیا اسے	ملامت کیا ہوا (ہوتا)	وہ

وہ ملامت کیا ہوا ہوتا ○ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے حقداروں میں کرلیا ○

قرآن سن کر کفار کا غیظ و غضب

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ

لَیُزْلِقُوْنَكَ (2)	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	یَّكَادُ	اِنْ	وَ
ضرور وہ گرادیں گے تمہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	معلوم ہوتے ہیں	بیشک	اور

اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے میں دیر نہ کرے۔ 1 ...... یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان کی طرح نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جیسے انہوں نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کے معاملے میں جلدی کی اس طرح آپ کسی کے خلاف دعا کرنے میں جلدی نہ کریں۔ 2 ...... منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے، وہ دعویٰ کرکے نظر لگاتے اور جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے تو وہ اسی وقت ہلاک ہو جاتی، کفارِ مکہ نے ان سے رابطہ کرکے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نظر لگانے کے لیے کہا، انہوں نے بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور نظر لگانے کی پوری کوشش کی لیکن ان کی تمام جدو جہد بیکار گئی،

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ

بِاَبْصَارِهِمْ[1]	لَمَّا	سَمِعُوا	الذِّكْرَ	وَ	یَقُوْلُوْنَ
اپنی آنکھوں سے	جب	وہ سنتے ہیں	قرآن	اور	کہتے ہیں

نظر لگا کر تمہیں ضرور گرادیں گے اور وہ کہتے ہیں:

عظمتِ قرآن

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۵۲ ع

وقف لازم ۲ ع

اِنَّهٗ	لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱	وَ	مَا	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۵۲
بیشک وہ	ضرور عقل سے دور (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لیے

یہ ضرور عقل سے دور ہیں ۝ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں ۝

آیات: 52 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْحَآقَّة مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت کے وقوع اور اس کی دہشت و ہولناکی کا اجمالی بیان

اَلْحَآقَّةُ ۝۱ مَا الْحَآقَّةُ ۝۲ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

اَلْحَآقَّةُ ۝۱ [2]	مَا	الْحَآقَّةُ ۝۲	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	کیا ہے	یقینی طور پر واقع ہونے والی	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے

یقینی طور پر واقع ہونے والی ۝ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ ۝ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ 1...... نظر واقعی لگ جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ نظر کا لگ جانا درست ہے۔ (بخاری، ۴/۳۲، الحدیث: ۵۷۴۰) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: بیشک نظر (کا اثر یہاں تک ہوجاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کردیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ (مسند شہاب، ۲/۱۴۰، الحدیث: ۱۰۵۷) یہ آیت نظر بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے، جسے نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کرنے سے نظر اتر جائے گی۔ 2...... اس سے مراد قیامت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے۔

قیامت کو جھٹلانے والی دو قوموں کا انجام

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا

اَلْحَآقَّةُ ﴿٣﴾	كَذَّبَتْ (1)	ثَمُوْدُ	وَ	عَادٌۢ	بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ (2)	فَاَمَّا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	جھٹلایا	ثمود	اور	عاد (نے)	دل دہلا دینے والی کو	تو بہر حال

واقع ہونے والی کیا ہے؟ ○ ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا ○ تو قومِ ثمود کے

ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿٥﴾ وَ اَمَّا عَادٌ

ثَمُوْدُ	فَاُهْلِكُوْا	بِالطَّاغِیَةِ ﴿٥﴾	وَ	اَمَّا	عَادٌ
ثمود	تو انہیں ہلاک کیا گیا	حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے	اور	بہر حال	عاد

لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کئے گئے ○ اور عاد کے لوگ

فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ۙ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ

فَاُهْلِكُوْا	بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿٦﴾	سَخَّرَهَا	عَلَیْهِمْ
تو انہیں ہلاک کیا گیا	نہایت سخت گرجتی آندھی سے	(اللہ نے) قوت کے ساتھ مسلط کر دیا اسے	ان پر

تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے ○ اللہ نے وہ آندھی ان پر

سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا

سَبْعَ لَیَالٍ	وَّ	ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ	حُسُوْمًا	فَتَرَى	الْقَوْمَ	فِیْهَا
سات راتیں	اور	آٹھ دن	لگاتار	تو تم دیکھتے	لوگوں (کو)	ان (دنوں اور راتوں) میں

لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان لوگوں کو ان دنوں اور

صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ۚ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ

صَرْعٰى	كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ﴿٧﴾	فَهَلْ	تَرٰى	لَهُمْ
پچھاڑے ہوئے	گویا کہ وہ	گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیا	تم دیکھتے ہو	ان میں

راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں ○ تو کیا تم ان میں کسی کو

1 ...... قیامت کی ہولناکی اور شدت بیان کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کیا جارہا ہے تاکہ کفارِ مکہ ان کا ہولناک انجام سن کر ان سے نصیحت حاصل کریں۔

2 ...... قیامت کی دہشتیں اور ہولناکیاں ایسی ہیں جن سے دل دہل جاتے ہیں، اس لئے اس کا ایک نام ''قَارِعَہ'' ہے۔

فرعون اور قومِ لوط کے انجام کی طرف اشارہ

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾	وَ	جَآءَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَنْ	قَبْلَهٗ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتُ
کوئی بچاہوا	اور	آیا	فرعون	اور	جو	اس سے پہلے (تھا)	اور	الٹنے والی بستیاں

بچاہوا دیکھتے ہو؟ ○ اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹنے والی بستیوں نے

بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾	فَعَصَوْا	رَسُوْلَ رَبِّهِمْ	فَاَخَذَهُمْ
خطاؤں کے ساتھ	توانہوں نے نافرمانی کی	اپنے رب کے رسول (کی)	تو (اللہ نے) پکڑ لیا انہیں

خطاؤں کا ارتکاب کیا ○ توانہوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا تو اللہ نے انہیں

قومِ نوح کے واقعے کی طرف اشارہ اور اس کا مقصد

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾	اِنَّا	لَمَّا	طَغَا	الْمَآءُ	حَمَلْنٰكُمْ (1)
زیادہ سخت گرفت (سے)	بیشک ہم	جب	سر اٹھایا	پانی (نے)	(تو) ہم نے سوار کیا تمہیں

زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا ○ بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا تو ہم نے تمہیں

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِیَهَاۤ

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾	لِنَجْعَلَهَا	لَكُمْ	تَذْكِرَةً (2)	وَّ	تَعِیَهَاۤ
کشتی میں	تاکہ ہم بنادیں اسے	تمہارے لیے	یادگار	اور	یادرکھیں اسے

کشتی میں سوار کیا ○ تاکہ اسے تمہارے لیے یادگار بنادیں اور سن کر یاد رکھنے والے کان

وقوعِ قیامت، زمین و آسمان کا حال

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾	فَاِذَا	نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾	وَّ
یادرکھنے والے کان	پھر جب	پھونک ماری جائے گی	صور میں	ایک پھونک	اور

اس واقعہ کو یاد رکھیں ○ پھر جب صور میں (پہلی مرتبہ) ایک پھونک ماری جائے گی ○ اور

1 ...... مخاطب لوگوں کو کشتیِ نوح میں سوار کرانا اس طور پر ہے کہ یہ لوگ اپنے آباء سام، حام اور یافث کی پشتوں میں تھے، جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو ان کے ساتھ یہ بھی ہوئے۔ 2 ...... قومِ نوح کے کفار کی ہلاکت کو یادگار بنانے سے مراد یہ ہے کہ یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت و نصیحت کا سبب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے کمال اور اس کے قہر کی قوت کی دلیل ہو۔ نیز سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے اور ان پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس امت کے لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے ڈریں۔

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

حُمِلَتِ	الْاَرْضُ	وَ	الْجِبَالُ	فَدُكَّتَا	دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾
اٹھالی جائے گی	زمین	اور	پہاڑ	تو انہیں چورا چورا کر دیا جائے گا	ایک (دم) چورا چورا کرنا

زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیئے جائیں گے ○

فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ

فَیَوْمَىٕذٍ	وَّقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾	وَ	انْشَقَّتِ[1]	السَّمَآءُ	فَهِیَ	یَوْمَىٕذٍ
تو اس دن	واقع ہو جائے گی	واقع ہونے والی	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	تو وہ	اس دن

تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی ○ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن

روزِ قیامت فرشتوں کا حال

وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا ؕ وَیَحْمِلُ

وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾	وَّ	الْمَلَكُ[2]	عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا	وَ	یَحْمِلُ
بہت کمزور (ہو جائے گا)	اور	فرشتے	اس کے کناروں پر (کھڑے ہوں گے)	اور	اٹھائیں گے

وہ بہت کمزور ہو گا ○ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے

روزِ قیامت کوئی چیز چھپی نہ رہے گی

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ

عَرْشَ رَبِّكَ	فَوْقَهُمْ	یَوْمَىٕذٍ	ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾	یَوْمَىٕذٍ	تُعْرَضُوْنَ
تمہارے رب کا عرش	اپنے اوپر	اس دن	آٹھ (فرشتے)	اس دن	تمہیں پیش کیا جائے گا

تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے ○ اس دن تم سب اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا خطاب

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ

لَا تَخْفٰى	مِنْكُمْ	خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾	فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ
چھپ نہ سکے گی	تم میں سے	(کسی کی) کوئی پوشیدہ حالت	پس بہر حال	جسے	دیا جائے گا

تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی ○ تو بہر حال جسے اس کا نامۂ اعمال

1 ......اس وقت آسمان ایسا مضبوط ہے کہ اس میں کہیں کوئی پھٹن یا شگاف نہیں لیکن قیامت قائم ہوتے وقت آسمان میں یہ مضبوطی نہ رہے گی، اس وقت یہ پھٹ جائے گا اور بہت کمزور ہو گا۔

2 ......یہ وہ فرشتے ہوں گے جن کا مسکن آسمان ہے۔ یہ آسمان پھٹنے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے۔

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا صلہ

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۱۹ اِنِّیْ

كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ	فَیَقُوْلُ	هَآؤُمُ	اقْرَءُوْا	كِتٰبِیَهْ ۱۹	اِنِّیْ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	لو	پڑھ لو	میرا اعمال نامہ	بیشک میں

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو○ بیشک مجھے یقین تھا

ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۲۰ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۲۱

ظَنَنْتُ	اَنِّیْ	مُلٰقٍ	حِسَابِیَهْ ۲۰ (1)	فَهُوَ	فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۲۱
میں یقین رکھتا تھا	کہ میں	ملنے والا (ہوں)	اپنے حساب (کو)	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)

کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں○ تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا○

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۲۳ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۲۲	قُطُوْفُهَا	دَانِیَةٌ ۲۳ (2)	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
بلند باغ میں	اس کے پھل	قریب (ہوں گے)	تم کھاؤ	اور	پیو

بلند باغ میں○ اس کے پھل قریب ہوں گے○ (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حسرت آمیز کلام

هَنِیْٓــٴًـا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۲۴ وَ

هَنِیْٓــٴًـا	بِمَآ	اَسْلَفْتُمْ	فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۲۴	وَ
خوشگواری (کے ساتھ)	(اس کے) بدلے جو	تم نے آگے بھیجا	گزرے ہوئے دنوں میں	اور

جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو○ اور رہا وہ

اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	بِشِمَالِهٖ	فَیَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
بہرحال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے بائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	اے کاش

جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ

(1)...... آخرت میں حساب کا یقین جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی انسان اس کی تیاری میں مشغول ہوگا اور حساب ہونے سے پہلے اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا، لہٰذا ہمیں اپنے اعمال اور احوال پر غور کرکے آخرت میں حساب پر یقین کی مضبوطی اور کمزوری کو جانچنا چاہیے۔

(2)...... جنتی پھل کھانے والے کے اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے بآسانی لے سکے گا۔

لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿ۚ۲۵﴾ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿ۚ۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا

لَمْ اُوْتَ	كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾	وَ	لَمْ اَدْرِ	مَا	حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾	یٰلَیْتَهَا
مجھے نہ دیا جاتا	میرا اعمال نامہ	اور	میں نہ جانتا	کیا ہے	میرا حساب	اے کاش وہ (دنیا کی موت)

مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا ○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○ اے کاش کہ

كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿ۚ۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿ۚ۲۸﴾ هَلَكَ

كَانَتِ	الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾	مَاۤ اَغْنٰى	عَنِّیْ	مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾	هَلَكَ
ہوتی	(ہمیشہ کے لئے میری زندگی) ختم کردینے والی	کام نہ آیا	مجھے	میرا مال	جاتا رہا

دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کردینے والی ہوجاتی ○ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا ○ میرا سب

عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿ۚ۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿ۙ۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ

عَنِّیْ	سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ (1)	خُذُوْهُ	فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾	ثُمَّ	الْجَحِیْمَ
مجھ سے	میرا سب زور	(فرشتوں کو حکم ہوگا) پکڑو اسے	پھر طوق ڈالو اسے	پھر	بھڑکتی آگ (میں)

زور جاتا رہا ○ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ○ پھر اسے

صَلُّوْهُ ﴿ۙ۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿ؕ۳۲﴾

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾	ثُمَّ	فِیْ سِلْسِلَةٍ	ذَرْعُهَا	سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا	فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
داخل کردو اسے	پھر	زنجیر میں	جس کی لمبائی	ستر ہاتھ (ہے)	تو جکڑ دو اسے

بھڑکتی آگ میں داخل کرو ○ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے ○

اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿ۙ۳۳﴾ وَ لَا یَحُضُّ

اِنَّهٗ	كَانَ لَا یُؤْمِنُ (2)	بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا یَحُضُّ
بیشک وہ	ایمان نہ لاتا تھا	عظمت والے اللہ پر	اور	ابھارتا نہ تھا

بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا عذاب اور اس کے اسباب

1 ...... لفظ "سلطان" کا ایک معنی ہے غلبہ اور تسلط اور دوسرا معنی ہے حجت، یہاں دونوں معنی درست ہیں، پہلی صورت میں آیت کا معنی ہوگا کہ دنیا میں مجھے لوگوں پر جو بڑائی اور غلبہ حاصل تھا یہ بروزِ قیامت میرے کچھ کام نہ آیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ میں دنیا میں جو حجتیں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہوگئیں اور اب میرے پاس کوئی حجت نہیں جس کے ذریعے عذاب سے نجات حاصل ہوسکے۔ 2 ...... یہاں بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کو شدید عذاب دیئے جانے کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا اور اس کی عظمت و وحدانیت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو، نہ اپنے

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ(۳۴) فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌۙ(۳۵) وَّ لَا

لَا	وَّ	حَمِیْمٌ (۳۵)	هٰهُنَا	الْیَوْمَ	لَهٗ	فَلَیْسَ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ (۳۴) (1)
نہ	اور	کوئی دوست	یہاں	آج	اس کا	تو نہیں ہے	مسکین کو کھانا دینے پر

ترغیب نہیں دیتا تھا ○ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ○ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍۙ(۳۶) لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ۠(۳۷) ع

الْخَاطِـُٔوْنَ (۳۷) (2)	اِلَّا	لَّا یَاْكُلُهٗۤ	مِنْ غِسْلِیْنٍ (۳۶)	اِلَّا	طَعَامٌ
خطاکار لوگ	مگر	نہیں کھائیں گے اسے	جہنمیوں کی پیپ کے	سوائے	کچھ کھانا

دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے ○ اسے خطاکار لوگ ہی کھائیں گے ○

ع ۵

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَۙ(۳۸) وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَۙ(۳۹) اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	لَا تُبْصِرُوْنَ (۳۹) (4)	مَا	وَ	تُبْصِرُوْنَ (۳۸) (3)	بِمَا	فَلَاۤ اُقْسِمُ
بیشک وہ (قرآن)	تم نہیں دیکھتے	جنہیں	اور	تم دیکھتے ہو	(ان چیزوں) کی جنہیں	تو مجھے قسم ہے

تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو ○ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے ○ بیشک یہ قرآن

قرآن سے متعلق کفار کے نظریات کی تردید

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍۚۙ(۴۰) وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِیْلًا مَّا

قَلِیْلًا مَّا	بِقَوْلِ شَاعِرٍ	هُوَ	مَا	وَّ	لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ (۴۰)
بہت ہی کم	کسی شاعر کی بات	وہ	نہیں	اور	ضرور ایک معزز رسول سے باتیں (ہیں)

ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں ○ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم

تُؤْمِنُوْنَۙ(۴۱) وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ(۴۲) تَنْزِیْلٌ

تَنْزِیْلٌ	تَذَكَّرُوْنَ (۴۲)	قَلِیْلًا مَّا	بِقَوْلِ كَاهِنٍ	لَا	وَ	تُؤْمِنُوْنَ (۴۱)
اتارا ہوا (ہے)	تم نصیحت مانتے ہو	بہت ہی کم	کسی کاہن کی بات	نہ	اور	تم یقین رکھتے ہو

یقین رکھتے ہو ○ اور نہ کسی کاہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ یہ قرآن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔ 1...... مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنے کا محتاج ہو۔ ایسے شخص کو کھانا کھلانا اور اس کی ترغیب دینا بہت اہمیت کا حامل اور اسے محروم کرنا جرم عظیم ہے۔ 2...... یہاں خطاکاروں سے مراد کفار ہیں۔ 3...... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ سکتے ہیں، یا اس سے دنیا، یا زمین کے اوپر موجود چیزیں، یا اجسام، یا ظاہری نعمتیں مراد ہیں۔ 4...... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ نہیں سکتے، یا اس سے آخرت، یا زمین کے اندر موجود چیزیں، یا روحیں، یا باطنی نعمتیں مراد ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی طرف سے قرآن بنانے کے الزام کا جواب

مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا

مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۳﴾	وَ	لَوۡ	تَقَوَّلَ (1)	عَلَيۡنَا
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	اور	اگر	وہ (رسول) خود بنا کر لگا دیتا	ہمارے اوپر

سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے ○ اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر

بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا

بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ﴿۴۴﴾	لَاَخَذۡنَا	مِنۡهُ	بِالۡيَمِيۡنِ ﴿۴۵﴾	ثُمَّ	لَقَطَعۡنَا
ایک بات (بھی)	(تو) ضرور ہم بدلہ لیتے	اس سے	قوت کے ساتھ	پھر	ضرور ہم کاٹ دیتے

ہمارے اوپر لگا دیتے ○ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے ○ پھر ان کی دل کی رگ

قرآن سے متعلق متعدد چیزوں کا بیان

مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ

مِنۡهُ	الۡوَتِيۡنَ ﴿۴۶﴾	فَمَا	مِنۡكُمۡ	مِّنۡ اَحَدٍ	عَنۡهُ	حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۷﴾	وَ
اس سے (کی)	دل کی رگ	پھر نہ (ہوتا)	تم میں سے	کوئی ایک	اس سے	روکنے والا	اور

کاٹ دیتے ○ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا ○ اور

اِنَّهٗ لَتَذۡكِرَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ

اِنَّهٗ	لَتَذۡكِرَةٌ	لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۸﴾	وَ	اِنَّا	لَنَعۡلَمُ	اَنَّ
بیشک وہ (قرآن)	ضرور نصیحت (ہے)	ڈر والوں کیلئے	اور	بیشک ہم	ضرور جانتے ہیں	کہ

بیشک یہ قرآن ڈر والوں کے لئے ضرور نصیحت ہے ○ اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ

مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾

مِنۡكُمۡ	مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَحَسۡرَةٌ (2)	عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾
تم میں سے	جھٹلانے والے (ہیں)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور حسرت (ہے)	کافروں پر

تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں ○ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے ○

(1)......ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اے کافرو! سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سزا دور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ یہ آیاتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالِ صدق اور بارگاہِ خداوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔ (2)......قیامت کے دن جب کفار قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے منکرین کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾ ع			
وَ	اِنَّهٗ (1)	لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾
اور	بیشک وہ	ضرور یقینی حق (ہے)	تو پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی
اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے ○	تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○			

آیات: 44 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمَعَارِج مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

کفار کے لیے مقدر عذاب ضرور آئے گا

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ					
سَاَلَ	سَآىٕلٌۢ (2)	بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾	لِّلْكٰفِرِيْنَ	لَيْسَ	لَهٗ
مانگا	ایک مانگنے والے (نے)	عذاب واقع ہونے والا	کافروں پر	نہیں ہے	اس کو
ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا					

فرشتوں کا مقامِ قرب کی طرف عروج

دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ ط	تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ				
دَافِعٌ ﴿٢﴾	مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾	تَعْرُجُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ
کوئی ٹالنے والا	بلندیوں کے مالک اللہ کی طرف سے (ہوگا)	چڑھتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل
نہیں ○○ (3) اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے ○	فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف				

1 ..... اس سے مراد کفار کی ندامت ہے، یا اس سے قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا یا خود قرآن مراد ہے۔ 2 ..... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے: محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا؟ انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا تو اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے نزولِ عذاب کی دعا کی تھی، اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں، جو عذاب ان کیلئے مقدر ہے وہ ضرور آنا ہے، اسے کوئی

کفار کے لیے مقرر عذاب کا دن

اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ ﴿۴﴾

اِلَیْهِ	فِیْ یَوْمٍ	كَانَ	مِقْدَارُهٗ	خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾
اس کی (بارگاہ کی) طرف	(اس) دن میں (ہوگا)	ہے	جس کی مقدار	پچاس ہزار سال

چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے○

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو صبرِ جمیل کی تاکید

عذاب سے متعلق کفار کا خیال اور اصل حقیقت

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ﴿۶﴾ لا وَّ

فَاصْبِرْ	صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾	اِنَّهُمْ	یَرَوْنَهٗ	بَعِیْدًا ﴿۶﴾	وَّ
تو تم صبر کرو	اچھی طرح صبر کرنا	بیشک وہ	سمجھتے ہیں اس (عذاب) کو	دور	اور

تو تم اچھی طرح صبر کرو○ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں○ اور

قیامت کے ہولناک مناظر

نَرٰىهُ قَرِیْبًا ﴿۷﴾ط یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ لا وَ

نَرٰىهُ	قَرِیْبًا ﴿۷﴾	یَوْمَ	تَكُوْنُ	السَّمَآءُ	كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾	وَ
ہم دیکھ رہے ہیں اسے	قریب	(جس) دن	ہوجائے گا	آسمان	پگھلی ہوئی چاندی جیسا	اور

ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں○ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوجائے گا○ اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ لا وَ لَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ

تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾	وَ	لَا یَسْـَٔلُ	حَمِیْمٌ (۱)
ہوجائیں گے	پہاڑ	اون کی طرح (ہلکے)	اور	بات نہ پوچھے گا	کوئی دوست

پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہوجائیں گے○ اور کوئی دوست کسی دوست سے

حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾ج یُّبَصَّرُوْنَهُمْ ط یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ

حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾	یُّبَصَّرُوْنَهُمْ	یَوَدُّ	الْمُجْرِمُ	لَوْ
کسی دوست (سے)	وہ دکھائے جارہے ہوں گے انہیں	آرزو کرے گا	مجرم	کاش

حال نہ پوچھے گا○ وہ ان کو دکھائے جارہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ٹال نہیں سکتا۔ 3 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے یہ حال ہوگا کہ کوئی دوست کسی دوست سے اس کا حال پوچھے گا اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہوگی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دیکھ اور پہچان رہے ہوں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ اُن سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کر سکیں گے، البتہ نیک دوستوں کی دوستی باقی رہے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

روزِ قیامت جہنم کا بلاوا

انسان کی حرص اور بے صبری کا حال

یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِۙ ⑪ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِۙ ⑫

یَفْتَدِیْ	مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ	بِبَنِیْهِ ⑪	وَ	صَاحِبَتِهٖ	وَ	اَخِیْهِ ⑫
وہ بدلے میں دیدے	اس دن کے عذاب سے	اپنے بیٹے	اور	اپنی بیوی	اور	اپنا بھائی

اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے ○ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی ○

وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِۙ ⑬ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ ثُمَّ

وَ	فَصِیْلَتِهِ	الَّتِیْ	تُـْٔوِیْهِ ⑬	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	ثُمَّ
اور	اپنا کنبہ	جو	پناہ دیتا ہے اسے	اور	جو کوئی	زمین میں (ہے)	سب	پھر

اور اپناوہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے ○ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر

یُنْجِیْهِۙ ⑭ كَلَّاؕ اِنَّهَا لَظٰىۙ ⑮ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰىۚۖ ⑯

یُنْجِیْهِ ⑭ (1)	كَلَّا	اِنَّهَا	لَظٰى ⑮	نَزَّاعَةً	لِّلشَّوٰى ⑯ (2)
وہ (بدلہ دینا) بچالے اسے	ہرگز نہیں	بیشک وہ	بھڑکتی آگ (ہے)	کھینچ لینے والی	کھال کو

یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے ○ ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے ○ کھال کھینچ لینے والی ○

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰىۙ ⑰ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ⑱

تَدْعُوْا (3)	مَنْ	اَدْبَرَ	وَ	تَوَلّٰى ⑰	وَ	جَمَعَ	فَاَوْعٰى ⑱
وہ بلارہی ہے	(اس کو) جس نے	پیٹھ پھیری	اور	منہ موڑا	اور	جوڑ کر رکھا	پھر محفوظ کرلیا

بلارہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ○ اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کرلیا ○

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًاۙ ⑲ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

اِنَّ	الْاِنْسَانَ	خُلِقَ	هَلُوْعًا ⑲	اِذَا	مَسَّهُ	الشَّرُّ
بیشک	آدمی	پیدا کیا گیا ہے	بڑا بے صبر احریص	جب	پہنچے اسے	برائی

بیشک آدمی بڑا بے صبر احریص پیدا کیا گیا ہے ○ جب اسے برائی پہنچے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے ''اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۠ؕ'' ترجمۂ کنزالعرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔(پارہ۲۵،الزخرف:۶۷) 1 ...... قیامت کے دن کافر کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان والے بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔ 2 ...... جہنم کی بھڑکتی آگ کفار کی کھال جلاڈالے گی اور ایک بار کھال جل جانے کے بعد یہ سزا ختم نہیں ہوجائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کردے گا تا کہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ 3 ...... جہنم کا یہ بلانا یا تو زبانِ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اچھے انسانوں کی صفات اور ان کا صلہ

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾	وَّ	اِذَا	مَسَّهُ	الْخَیْرُ	مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾
(تو) سخت گھبرانے والا (ہو جاتا ہے)	اور	جب	پہنچے اسے	بھلائی	(تو) بہت روک رکھنے والا (ہو جاتا ہے)

تو سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے ○ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہو جاتا ہے ○

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ

اِلَّا	الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ (1)	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ	دَآىٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ
مگر	نماز پڑھنے والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر	ہمیشہ پابندی کرنے والے (ہیں)	اور

مگر وہ نمازی ○ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَ

الَّذِیْنَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ (2)	لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ (3)	وَ
وہ لوگ جو	ان کے مالوں میں	ایک معلوم حق (ہے)	مانگنے والے اور محروم کے لئے	اور

وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ○ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے ○ اور

الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

الَّذِیْنَ	یُصَدِّقُوْنَ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ
وہ لوگ جو	تصدیق کرتے ہیں	انصاف کے دن کی	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے عذاب سے

وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِیْنَ

مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّهِمْ	غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ
ڈرنے والے (ہیں)	بیشک	ان کے رب کا عذاب	بے خوف ہونے کی چیز نہیں	اور	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں ○ بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے ○ اور وہ جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حال سے ہو گا یا اللہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔

1 ...... یہاں سے اعلیٰ کردار کے حامل انسانوں کے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں (1) فرض نمازیں پابندی سے ادا کرنا، (2) اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا، (3) انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا، (4) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا، (5) بدکاری سے خود کو بچا کر رکھنا، (6) امانت اور عہد کی حفاظت کرنا، (7) صدق و انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا، (8) نماز کی حفاظت کرنا۔ 2 ...... معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

هُمْ	لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ
وہ	اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	سوائے	اپنی بیویوں پر (سے)	یا

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ

مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾	فَمَنِ
(ان سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے جانے والے نہیں	تو جو

اپنی کنیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں ○ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

ابْتَغٰى	وَرَآءَ ذٰلِكَ[1]	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾	وَ
چاہے	ان کے علاوہ (کوئی اور صورت)	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور

ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ

الَّذِیْنَ	هُمْ	لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
وہ لوگ جو	وہ	اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىِٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

بِشَهٰدٰتِهِمْ	قَآىِٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ
اپنی گواہیوں پر	قائم رہنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر (کی)

اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نماز کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے جو آدمی اپنے آپ پر معین کرلے اور اُسے معین اوقات میں ادا کیا کرے۔ 3 ...... سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم وحیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... شہوت پوری کرنا انسانی فطرت کا ایک تقاضا ہے اور اس کے لیے کھلی چھوٹ دینا کہ جب، جہاں، جس سے اور جس طرح چاہیں شہوت پوری کرلیں، اخلاقی اقدار کی پامالی، بے حیائی اور بے شرمی کے فروغ اور معاشرے میں فتنہ فساد کا بہت بڑا سبب ہے اور اس کا نظارہ ان ملکوں میں دیکھا جاسکتا ہے جہاں شہوت پوری کرنے کو انسانی آزادی اور اس کا بنیادی حق قرار دے کر

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ اُولٰٓىٕكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ؕع

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ (1)	اُولٰٓىٕكَ	فِیْ جَنّٰتٍ	مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾
حفاظت کرتے ہیں	یہ لوگ	(جنت کے) باغوں میں	عزت دیئے جائیں گے

حفاظت کرتے ہیں ○ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی ○

کفار کا بُرا رویّہ اور جنت سے محرومی

فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ۙ عَنِ الْیَمِیْنِ

فَمَالِ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	قِبَلَكَ	مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ (2)	عَنِ الْیَمِیْنِ
تو ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے	کفر کیا	تمہاری طرف	تیز نگاہ سے دیکھتے (ہیں)	دائیں جانب سے

تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ○ گروہ کے گروہ

وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾ اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ

وَ	عَنِ الشِّمَالِ	عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾	اَیَطْمَعُ	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ
اور	بائیں جانب سے	گروہ کے گروہ	کیا طمع کرتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ

دائیں اور بائیں جانب سے ○ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ

یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾ۙ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

یُّدْخَلَ	جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾	كَلَّا	اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ
اسے داخل کیا جائے گا	چین کے باغ (میں)	ہرگز نہیں	بیشک	ہم نے پیدا کیا انہیں

اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا ○ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے

قدرتِ الٰہی کا بیان اور کفارِ مکہ سے متعلق ایک ہدایت

مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا

مِّمَّا	یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ	اِنَّا
(اس چیز) سے جسے	وہ جانتے ہیں	تو مجھے قسم ہے	مشرقوں اور مغربوں کے رب کی	بیشک ہم

پیدا کیا جسے جانتے ہیں ○ تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم، بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کھلی چھوٹ دی گئی اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی ہے۔ دینِ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے شہوت پوری کرنے کے لیے باقاعدہ ایک حد مقرر کی ہے اور وہ یہ کہ صرف دو طرح کی عورتوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری کی جائے۔ (1) بیوی سے۔ (2) اپنی ملکیت میں موجود اس کنیز سے جس سے صحبت کرنا شرعاً حلال ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی صورت جیسے زنا، متعہ، لواطت اور اپنے ہاتھ یا کسی آلہ سے منی خارج کرکے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

1 ...... نماز کی حفاظت سے مراد نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرنا ہے۔ 2 ...... یہ آیت ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ

نَحْنُ	مَا	وَ	خَیْرًا مِّنْهُمْ	نُّبَدِّلَ	اَنْ	عَلٰۤى	لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾
ہم	نہیں	اور	ان سے اچھے (لوگ)	ہم بدل دیں	کہ	(اس) پر	ضرور قادر (ہیں)

ضرور قادر ہیں ○ اس بات پر کہ ان سے اچھے لوگ بدل دیں اور کوئی ہم سے

بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا

یَلْعَبُوْا	وَ	یَخُوْضُوْا	فَذَرْهُمْ (۱)	بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾
کھیلتے ہوئے	اور	بیہودگیوں میں پڑے ہوئے	تو تم چھوڑ دو انہیں	پیچھے رہ جانے والے

نکل کر نہیں جاسکتا ○ تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو

حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ یَوْمَ

یَوْمَ	یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾	الَّذِیْ	یَوْمَهُمُ	یُلٰقُوْا	حَتّٰى
(جس) دن	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	جس کا	اپنے دن (سے)	وہ ملیں	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ○ جس دن

یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ

اِلٰى نُصُبٍ	كَاَنَّهُمْ	سِرَاعًا	مِنَ الْاَجْدَاثِ	یَخْرُجُوْنَ
نشانوں کی طرف	گویا کہ وہ	جلدی کرتے ہوئے	قبروں سے	وہ نکلیں گے

قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف

یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

تَرْهَقُهُمْ	اَبْصَارُهُمْ	خَاشِعَةً	یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾
چڑھ رہی ہوگی ان پر	ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	لپک رہے ہیں

لپک رہے ہیں ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت

کفار کا قیامت میں قبروں سے نکلتے ہوئے کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے، کلام مبارک سن کر اسے جھٹلاتے، مذاق اڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوجائیں گے۔ 1 ......یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

ع ۲ | ۸

ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾	الَّذِیْ	الْیَوْمُ	ذٰلِكَ	ذِلَّةٌ
ان سے وعدہ کیا جاتا تھا	جس کا	(وہ) دن (ہے)	یہ	ذلت

چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ○

آیات: 28 | رکوع: 02

سُوْرَةُ نُوْح مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمِ تبلیغ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ

قَوْمَكَ	اَنْذِرْ	اَنْ	اِلٰى قَوْمِهٖ [1]	نُوْحًا	اَرْسَلْنَا	اِنَّاۤ
اپنی قوم (کو)	توڈرا	کہ	اس کی قوم کی طرف	نوح (کو)	ہم نے بھیجا	بیشک

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

یٰقَوْمِ	قَالَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾	یَّاْتِیَهُمْ	اَنْ	مِنْ قَبْلِ
اے میری قوم	(نوح نے) فرمایا	دردناک عذاب	آجائے ان پر	کہ	(اس سے) پہلے

اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے ○ اس نے فرمایا: اے میری قوم!

[1]...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم بتوں کی پجاری تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲ لا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ

اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	اتَّقُوْهُ
بیشک میں	تمہارے لیے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	ڈرو اس سے

بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو

وَ اَطِیْعُوْنِ ۝۳ لا یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ

وَ	اَطِیْعُوْنِ ۝۳	یَغْفِرْ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَ
اور	اطاعت کرو میری	(اللہ) بخش دے گا	تمہارے	تمہارے کچھ گناہ	اور

اور میرا حکم مانو ○ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور

یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ

یُؤَخِّرْكُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	اَجَلَ اللّٰهِ	اِذَا	جَآءَ
مہلت دے گا تمہیں	ایک مقرر مدت تک	بیشک	اللہ کی (مقرر کردہ) مدت	جب	آجائے

ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے

لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ قَالَ رَبِّ

لَا یُؤَخَّرُ	لَوْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴	قَالَ	رَبِّ
(تو) اسے پیچھے نہیں کیا جاتا	اگر	تم جانتے ہوتے	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب

تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے ○ عرض کی: اے میرے رب!

اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۝۵ لا فَلَمْ یَزِدْهُمْ

اِنِّیْ	دَعَوْتُ [1]	قَوْمِیْ	لَیْلًا	وَّ	نَهَارًا ۝۵	فَلَمْ یَزِدْهُمْ
بیشک میں	میں نے دعوت دی	اپنی قوم (کو)	رات	اور	دن	تو نہیں زیادہ کیا انہیں

بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ○ تو میرے بلانے سے

دعائے نوح میں قوم کے قبولِ تبلیغ سے فرار اور تکبر کا ذکر

وقف لازم

1 ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی ذمہ داری انتہائی احسن طریقے سے پوری کی لیکن قوم نے مسلسل ان کی بات نہ مانی اور احکامِ الٰہیہ کو رد کرتے رہے تو بالآخر حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کیں، یہاں سے انہی مناجات کو بیان کیا جارہا ہے۔

دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

دُعَآءِیْۤ	اِلَّا	فِرَارًا ۝٦	وَ	اِنِّیْ	كُلَّمَا	دَعَوْتُهُمْ
میرے بلانے (نے)	مگر	بھاگنے (میں)	اور	بیشک میں	جب کبھی	میں نے بلایا انہیں

ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا ۝ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ

لِتَغْفِرَ	لَهُمْ	جَعَلُوْۤا	اَصَابِعَهُمْ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَ
تاکہ تو بخش دے	ان کو	(تو) انہوں نے ڈال لیں	اپنی انگلیاں	اپنے کانوں میں	اور

تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور

اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ج ثُمَّ

اسْتَغْشَوْا	ثِیَابَهُمْ	وَ	اَصَرُّوْا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	اسْتِكْبَارًا ۝٧	ثُمَّ
انہوں نے اوڑھ لیا	اپنے کپڑوں (کو)	اور	وہ ڈٹ گئے	اور	تکبر کیا	تکبر کرنا	پھر

اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا ۝ پھر

اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨ لا ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ

اِنِّیْ	دَعَوْتُهُمْ	جِهَارًا ۝٨	ثُمَّ	اِنِّیْۤ	اَعْلَنْتُ	لَهُمْ	وَ
بیشک میں	میں نے دعوت دی انہیں	بلند آواز سے	پھر	بیشک میں	میں نے اعلانیہ کہا	ان سے	اور

یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی ۝ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور

اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝٩ لا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط

اَسْرَرْتُ	لَهُمْ	اِسْرَارًا ۝٩	فَقُلْتُ (1)	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ
آہستہ کہا	ان سے	آہستہ کہنا	تو میں نے کہا	(اے لوگو) معافی مانگو	اپنے رب (سے)

آہستہ خفیہ بھی کہا ۝ تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو،

دعائے نوح میں تبلیغی جدوجہد کا ذکر

(1)...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم لمبے عرصے تک آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کردیا، ان کے مال ہلاک ہوگئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا "اے لوگو! تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اس سے مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اطاعت و عبادتِ الٰہی میں مشغولیت حقیقی خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتی اور کفر سے بالآخر دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ

اِنَّهٗ	كَانَ	غَفَّارًا ﴿۱۰﴾	یُّرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَیْكُمْ	مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾	وَّ
بیشک وہ	ہے	بڑا معاف فرمانے والا	وہ بھیجے گا	بارش	تم پر	موسلادھار	اور

بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ○ وہ تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا ○ اور

یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

یُمْدِدْكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ	وَ	یَجْعَلْ	لَّكُمْ	جَنّٰتٍ	وَّ
مدد کرے گا تمہاری	مالوں اور بیٹوں سے	اور	بنادے گا	تمہارے لیے	باغات	اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور

یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

یَجْعَلْ	لَّكُمْ	اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ (1)	مَا	لَكُمْ	لَا تَرْجُوْنَ	لِلّٰهِ
بنائے گا	تمہارے لیے	نہریں	کیا ہوا	تمہیں	تم امید نہیں رکھتے	اللہ سے

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ○ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا

وَقَارًا ﴿۱۳﴾	وَ	قَدْ	خَلَقَكُمْ	اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾	اَلَمْ تَرَوْا
عزت (کی)	اور (حالانکہ)	بیشک	اس نے پیدا کیا تمہیں	کئی حالتوں (سے گزار کر)	کیا تم نے نہ دیکھا

امید نہیں رکھتے ○ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا ○ کیا تم نے دیکھا نہیں

كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ

كَیْفَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	طِبَاقًا ﴿۱۵﴾	وَّ	جَعَلَ
کیسے	بنائے	اللہ (نے)	سات آسمان	ایک دوسرے کے اوپر	اور	اس نے کیا

کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ ○ اور ان میں

(1)......بارگاہِ الٰہی میں استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔ (ابن ماجہ، ۴ / ۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹)

الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ

الْقَمَرَ	فِيْهِنَّ	نُوْرًا	وَّ	جَعَلَ	الشَّمْسَ	سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ [1]	وَ	اللّٰهُ
چاند (کو)	ان (آسمانوں) میں	روشن	اور	بنایا	سورج (کو)	چراغ	اور	اللہ

چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا ○ اور اللہ نے

اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا

اَنْۢبَتَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	نَبَاتًا ﴿۱۷﴾	ثُمَّ	يُعِيْدُكُمْ	فِيْهَا
اس نے اگایا تمہیں	زمین سے	ایک سبزے (کی طرح)	پھر	وہ لوٹائے گا تمہیں	اس میں

تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا ○ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا

وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

وَ	يُخْرِجُكُمْ	اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ
اور	(دوبارہ) نکالے گا تمہیں	نکالنا	اور	اللہ	اس نے بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)

اور تمہیں دوبارہ نکالے گا ○ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ نُوْحٌ

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾	لِّتَسْلُكُوْا	مِنْهَا	سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾	قَالَ	نُوْحٌ
بچھونا	تاکہ تم چلو	اس سے (کے)	وسیع راستوں (میں)	عرض کی	نوح (نے)

بچھونا بنایا ○ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو ○ نوح نے عرض کی،

رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ

رَّبِّ	اِنَّهُمْ	عَصَوْنِيْ	وَ	اتَّبَعُوْا	مَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ	انہوں نے نافرمانی کی میری	اور	پیچھے لگ گئے	(اس کے) جو

اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے

دعائے نوح میں قوم کی نافرمانی، مکر اور اصرارِ کفر کا ذکر

ع ۱

1 ...... سورج کو چراغ اس طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

لَمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ۚ وَ

لَّمْ يَزِدْهُ	مَالُهٗ	وَ	وَلَدُهٗۤ	اِلَّآ	خَسَارًا ﴿٢١﴾ (1)	وَ
نہیں بڑھایا اسے	اس کے مال	اور	اس کی اولاد (نے)	مگر	نقصان (میں)	اور

جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا○ اور

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ۚ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

مَكَرُوْا	مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾	وَ	قَالُوْا	لَا تَذَرُنَّ
انہوں نے مکر و فریب کیا	بہت بڑا مکر و فریب	اور	انہوں نے کہا	تم ہرگز نہ چھوڑنا

انہوں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا○ اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو

اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ

اٰلِهَتَكُمْ	وَ	لَا تَذَرُنَّ	وَدًّا (2)	وَّ	لَا	سُوَاعًا	وَّ	لَا	يَغُوْثَ
اپنے معبودوں (کو)	اور	ہرگز نہ چھوڑنا	وَدّ (کو)	اور	نہ	سُواع	اور	نہ	یَغُوث

ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وَدّ اور سُواع اور یَغُوث

وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿٢٣﴾ۚ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَ

وَ	يَعُوْقَ	وَ	نَسْرًا ﴿٢٣﴾	وَ	قَدْ	اَضَلُّوْا	كَثِيْرًا	وَ
اور	یَعُوق	اور	نَسر (نامی بتوں کو)	اور	بیشک	انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے (لوگوں کو)	اور

اور یَعُوق اور نَسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا○ اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور

لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِيْنَ	اِلَّا	ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾	مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ	اُغْرِقُوْا
تو زیادہ نہ کر	ظالموں (کو)	مگر	گمراہی (میں)	ان کی خطاؤں کی وجہ سے	انہیں ڈبو دیا گیا

تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر○ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے

قومِ نوح کے غرق ہونے کا سبب

1 ......مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اُخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کا مال و دولت اور آسائشیں دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

2 ......وَدّ اور سُواع وغیرہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پوجا کرتی تھی۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کفار کے خلاف دعا

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۲۵

فَاُدْخِلُوْا	نَارًا (1)	فَلَمْ یَجِدُوْا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْصَارًا ۲۵
پھر انہیں داخل کیا گیا	آگ (میں)	توانہوں نے نہ پائے	اپنے لیے	اللہ کے مقابل	مددگار

پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے ○

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ

وَ	قَالَ	نُوْحٌ	رَّبِّ	لَا تَذَرْ	عَلَى الْاَرْضِ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ
اور	عرض کی	نوح (نے)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ	زمین پر	کافروں میں سے

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا

دَیَّارًا ۲۶ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ

دَیَّارًا ۲۶	اِنَّكَ	اِنْ	تَذَرْهُمْ	یُضِلُّوْا	عِبَادَكَ
کوئی بسنے والا	بیشک تو	اگر	تو چھوڑ دے گا انہیں	(تو) وہ گمراہ کردیں گے	تیرے بندوں (کو)

نہ چھوڑ ○ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت

وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۲۷ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

وَ	لَا یَلِدُوْۤا	اِلَّا	فَاجِرًا	كَفَّارًا ۲۷	رَبِّ	اغْفِرْ	لِیْ
اور	وہ اولاد نہیں جنیں گے	مگر	بدکار	بڑی ناشکری	اے میرے رب	تو بخش دے	مجھے

اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہوگی ○ اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ

وَ	لِوَالِدَیَّ (2)	وَ	لِمَنْ	دَخَلَ	بَیْتِیَ	مُؤْمِنًا	وَّ
اور	میرے ماں باپ کو	اور	(اس) کو جو	داخل ہوا	میرے گھر (میں)	ایمان والا (ہوکر)	اور

اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے والے کو اور

1 ......اس سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کردی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم نہیں ہوسکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔

2 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۠ ﴿۲۸﴾ ع

تَبَارًا ﴿۲۸﴾	اِلَّا	الظّٰلِمِیْنَ	لَا تَزِدِ	وَ	لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
تباہی (میں)	مگر	ظالموں، کافروں (کو)	تو زیادہ نہ کر	اور	ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو

سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرمادے ○

آیات:28 | رکوع:02

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

جنوں کے ایک گروہ سے متعلق وحی

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

مِّنَ الْجِنِّ	نَفَرٌ	اسْتَمَعَ	اَنَّهُ	اِلَیَّ	اُوْحِیَ(1)	قُلْ
جنوں میں سے	ایک گروہ (نے)	غور سے سنا	کہ	میری طرف	وحی کی گئی ہے	تم کہو

اے حبیب! تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا

گروہِ جنات کا اظہارِ ایمان اور شرک سے بیزاری

فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ لا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ

اِلَى الرُّشْدِ	یَّهْدِیْۤ	قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾	سَمِعْنَا	اِنَّا	فَقَالُوْۤا
بھلائی کی طرف	وہ رہنمائی کرتا ہے	ایک عجیب قرآن	ہم نے سنا	بیشک	تو انہوں نے کہا

تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ○ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے سامنے جنات کا واقعہ ظاہر فرمادیں اور یہ بات بھی معلوم ہو جائے کہ وہ انسانوں کی طرح جنات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تاکہ کفارِ قریش کو معلوم ہو جائے کہ جنات اپنی سرکشی کے باوجود قرآن سن کر اس کے اعجاز کو پہچان لیتے اور اس پر ایمان لے آتے ہیں جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جنات سے بھی گئی گزری ہے۔

فَاٰمَنَّا بِهٖؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًاۙ۝٢

فَاٰمَنَّا	بِهٖ	وَ	لَنْ نُّشْرِكَ	بِرَبِّنَاۤ	اَحَدًا۝٢
توہم ایمان لائے	اس پر	اور	ہر گز شریک نہ ٹھہرائیں گے	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)

توہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہر گز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے ۝

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا

وَّ	اَنَّهٗ	تَعٰلٰى	جَدُّ رَبِّنَا	مَا اتَّخَذَ	صَاحِبَةً	وَّ	لَا
اور	یہ کہ	بہت بلند ہے	ہمارے رب کی شان	اس نے نہ بنائی	کوئی بیوی	اور	نہ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ

وَلَدًاۙ۝٣ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًاۙ۝٤

وَلَدًا۝٣	وَّ	اَنَّهٗ	كَانَ يَقُوْلُ	سَفِيْهُنَا	عَلَى اللّٰهِ	شَطَطًا۝٤
بچہ	اور	یہ کہ	کہتا تھا	ہم میں سے کوئی بیوقوف (ہی)	اللہ پر	حد سے بڑھ کر بات

نہ بنایا ۝ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا ۝

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

وَّ	اَنَّا	ظَنَنَّاۤ	اَنْ	لَّنْ تَقُوْلَ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلَى اللّٰهِ
اور	یہ کہ	ہم نے خیال کیا تھا	کہ	ہرگز نہ کہیں گے	آدمی	اور	جن	اللہ پر

اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہرگز اللہ پر جھوٹ

كَذِبًاۙ۝٥ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

كَذِبًا۝٥	وَّ	اَنَّهٗ	كَانَ	رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ	يَعُوْذُوْنَ[1]
جھوٹی بات	اور	یہ کہ	تھے	انسانوں میں سے کچھ مرد	پناہ لیتے

نہ باندھیں گے ۝ اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی

1 ..... دورِ جاہلیت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ ان کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اِن جنات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے اور ان کی یہ حالت دیکھ کر جنات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے وسوسے قبول کرنے کی طرف مزید راغب ہو گئے۔

قیامت سے متعلق کفار جنوں اور انسانوں کے گمان کا بیان

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۟ۙ(۶) وَّ اَنَّهُمْ

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ	فَزَادُوْهُمْ	رَهَقًا ۟ۙ(۶)	وَّ	اَنَّهُمْ
جنوں کے کچھ مردوں کی	تو انہوں نے زیادہ کر دیا ان (جنوں) کی	سرکشی، تکبر (کو)	اور	یہ کہ وہ

پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھا دیا ○ اور یہ کہ انہوں نے

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ

ظَنُّوْا	كَمَا	ظَنَنْتُمْ (1)	اَنْ	لَّنْ یَّبْعَثَ
انہوں نے گمان کیا	جیسا	(اے جنو) تم نے گمان کیا	کہ	(رسول بنا کر) ہرگز نہ بھیجے گا (یا) ہرگز نہ اٹھائے گا

ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

اللّٰهُ اَحَدًا ۟ۙ(۷) وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

اللّٰهُ	اَحَدًا (۷)	وَّ	اَنَّا	لَمَسْنَا	السَّمَآءَ	فَوَجَدْنٰهَا
اللہ	کسی ایک (کو)	اور	یہ کہ	ہم نے چھوا	آسمان (کو)	تو ہم نے پایا اسے

آسمانوں سے متعلق جنات کے ایک کلام کا ذکر

نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا) ○ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا ۟ۙ(۸) وَّ اَنَّا

مُلِئَتْ	حَرَسًا شَدِیْدًا (2)	وَّ	شُهُبًا (۸)	وَّ	اَنَّا
(کہ) بھر دیا گیا ہے	سخت پہرے	اور	آگ کی چنگاریوں (سے)	اور	یہ کہ

سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ○ اور یہ کہ ہم

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ

كُنَّا نَقْعُدُ	مِنْهَا	مَقَاعِدَ	لِلسَّمْعِ	فَمَنْ	یَّسْتَمِعِ
ہم بیٹھا کرتے تھے	اس (آسمان) سے (میں)	بیٹھنے کی جگہوں (پر)	سننے کیلئے	پھر جو کوئی	سننا چاہے

پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی

1 ...... یہ بات مومن جنات نے کافر جنات سے کہی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفارِ قریش سے فرمائی گئی ہے، پہلی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ انسانوں نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے جنو! تم نے گمان کیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ جنات نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے کفارِ قریش تم نے گمان کیا۔

2 ...... جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے کلام سنتے اور ایک کلمہ سن کر وہ کلمے اپنی طرف سے ملا لیتے تھے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا۔

آسمانی نظام میں ہونے والی تبدیلی پر جنات کا تذکرہ

اَلْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ

اَلْاٰنَ	يَجِدْ	لَهٗ	شِهَابًا	رَّصَدًا ﴿۹﴾	وَّ	اَنَّا	لَا نَدْرِيْۤ
اب	وہ پائے گا	اپنے لیے	آگ کا شعلہ	تاک (میں)	اور	یہ کہ	ہم نہیں جانتے

سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا ○ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ

اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

اَشَرٌّ (1)	اُرِيْدَ	بِمَنْ	فِي الْاَرْضِ	اَمْ	اَرَادَ
کیا کسی برائی (کا)	ارادہ کیا گیا ہے	(اس کے) ساتھ جو	زمین میں (ہے)	یا	ارادہ کیا ہے

کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے

جنات کے مختلف گروہوں کی طرف اشارہ

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

بِهِمْ	رَبُّهُمْ	رَشَدًا ﴿۱۰﴾	وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الصّٰلِحُوْنَ	وَ
ان کے ساتھ	ان کے رب (نے)	کسی بھلائی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	نیک لوگ (ہیں)	اور

ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور

کوئی جن اللہ کے قابو سے نہیں نکل سکتا

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا

مِنَّا	دُوْنَ ذٰلِكَ	كُنَّا	طَرَآئِقَ	قِدَدًا ﴿۱۱﴾ (2)	وَّ	اَنَّا
ہم میں کچھ	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم ہیں	مختلف راہوں (میں)	بٹے ہوئے	اور	یہ کہ

کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں ○ اور یہ کہ

ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ

ظَنَنَّاۤ	اَنْ	لَّنْ نُّعْجِزَ	اللّٰهَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
ہمیں یقین ہو گیا ہے	کہ	ہم ہر گز بے بس نہیں کر سکتے	اللہ (کو)	زمین میں	اور

ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم ہر گز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے اور

1 ...... اس سے جنوں کی مراد یہ تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یا یہ مراد تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا آسمانوں پر جانا روک کر انسانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے۔ 2 ...... مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ متقی اور پرہیز گار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی

لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤی

الْهُدٰۤی	سَمِعْنَا	لَمَّا	اَنَّا	وَّ	هَرَبًا ﴿۱۲﴾	لَنْ نُّعْجِزَهٗ
ہدایت (قرآن کو)	ہم نے سنا	جب	یہ کہ	اور	بھاگ کر	ہرگز ہم بے بس نہیں کرسکتے اسے

نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کرسکتے ہیں ○ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ

فَلَا یَخَافُ	بِرَبِّهٖ	یُّؤْمِنْۢ	فَمَنْ	بِهٖ	اٰمَنَّا
تو وہ خوف نہ رکھے گا	اپنے رب پر	ایمان لائے	تو جو	اس پر	(تو) ہم ایمان لے آئے

تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا

مسلمانوں اور کافروں میں فرق

بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

الْمُسْلِمُوْنَ	مِنَّا	اَنَّا	وَّ	رَهَقًا ﴿۱۳﴾ (2)	لَا	وَّ	بَخْسًا (1)
اسلام لانے والے (ہیں)	ہم میں کچھ	یہ کہ	اور	کسی زیادتی (کا)	نہ	اور	کسی کمی (کا)

خوف ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں

وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىٕكَ تَحَرَّوْا

تَحَرَّوْا	فَاُولٰٓىٕكَ	اَسْلَمَ	فَمَنْ	الْقٰسِطُوْنَ	مِنَّا	وَ
انہوں نے قصد کیا	تو یہ لوگ	اسلام لایا	تو جو	ظلم کرنے والے (ہیں)	ہم میں کچھ	اور

اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا

صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کا دنیاوی صلہ

رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ

وَّ	حَطَبًا ﴿۱۵﴾ (3)	لِجَهَنَّمَ	فَكَانُوْا	الْقٰسِطُوْنَ	اَمَّا	وَ	رَشَدًا ﴿۱۴﴾
اور	ایندھن	جہنم کا	تو وہ ہوگئے	ظلم کرنے والے	بہرحال	اور	ہدایت (کا)

قصد کیا ○ اور بہرحال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہوگئے ○ اور

1 ...... اس سے نیکیوں میں کمی کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 2 ...... اس سے گناہ زیادہ شمار کئے جانے یا ان کی جتنی سزا بنتی ہے اس سے زیادہ سزا ملنے کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 3 ...... اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کردے جیسے انسان گوشت و ہڈی سے بنا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کرکے انہیں عذاب دیا جائے۔

اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ

اَنْ	لَّوِاسْتَقَامُوْا	عَلَى الطَّرِیْقَةِ	لَاَسْقَیْنٰهُمْ
یہ کہ	اگر وہ سیدھے ہو جاتے	(دینِ حق کے) راستے پر	(تو) ضرور ہم سیراب کرتے انہیں

یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں

نعمتیں دینے کا مقصد اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کا انجام

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾	لِّنَفْتِنَهُمْ (1)	فِیْهِ	وَ	مَنْ	یُّعْرِضْ
کثیر پانی (سے)	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس بارے میں	اور	جو	منہ پھیرے

پانی دیتے ○ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے

مسجدوں میں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ (2)	یَسْلُكْهُ	عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾	وَّ	اَنَّ	الْمَسٰجِدَ
اپنے رب کی یاد سے	(تو) وہ ڈال دے گا اسے	چڑھ جانے والے عذاب (میں)	اور	یہ کہ	مسجدیں

منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا ○ اور یہ کہ مسجدیں

عبادت کے وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے گرد جنات کا ہجوم

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا

لِلّٰهِ	فَلَا تَدْعُوْا	مَعَ اللّٰهِ	اَحَدًا ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنَّهٗ	لَمَّا
اللہ ہی کی (ہیں)	تو تم عبادت نہ کرو	اللہ کے ساتھ	کسی ایک (کی)	اور	یہ کہ	جب

اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ○ اور یہ کہ جب

قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ

قَامَ	عَبْدُ اللّٰهِ	یَدْعُوْهُ	كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ	عَلَیْهِ
کھڑا ہوا	اللہ کا بندہ	(کہ) عبادت کرے اس کی	(تو) قریب تھا کہ وہ ہو جاتے	اس پر

اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ہجوم

(1)...... مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانا ان کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر مالدار مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آرہے ہیں کیونکہ ان کی دولت رضائے الٰہی کے کاموں میں صرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا چین اور سکون دینے والے کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دنیوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جارہی ہے۔ اللہ تعالٰی انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔ (2)...... یہاں ذکر سے مراد قرآنِ پاک، یا اللہ تعالٰی کی وحدانیت کا اقرار کرنا، یا اس کی عبادت کرنا ہے۔

کفار سے دو ٹوک گفتگو کی ہدایت

لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ

لِبَدًا ﴿۱۹﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا	رَبِّیْ	وَ
ہجوم در ہجوم	تم کہو	میں صرف عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	اور

کر دیتے ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِهٖۤ	اَحَدًا ﴿۲۰﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَاۤ اَمْلِكُ[1]
میں شریک نہیں ٹھہراتا	اس کے ساتھ	کسی ایک (کو)	تم کہو	بیشک میں	میں مالک نہیں ہوں

کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ○ تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان

لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ

لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	رَشَدًا ﴿۲۱﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَنْ یُّجِیْرَنِیْ[2]
تمہارے لئے	کسی نقصان (کا)	اور	نہ	کسی نفع (کا)	تم کہو	بیشک میں	ہر گز نہ بچائے گا مجھے

اور نفع کا مالک نہیں ہوں ○ تم فرماؤ: یقیناً ہر گز مجھے اللہ سے

مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا

مِنَ اللّٰهِ	اَحَدٌ	وَّ	لَنْ اَجِدَ	مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾	اِلَّا
اللہ سے	کوئی ایک	اور	میں ہر گز نہ پاؤں گا	اس کے سوا	کوئی پناہ	مگر

کوئی نہ بچائے گا اور ہر گز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا ○ مگر (میرا کام)

اللہ و رسول کے نافرمان کی سزا

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِسٰلٰتِهٖ	وَ	مَنْ	یَّعْصِ
(میرا کام) اللہ کی طرف سے تبلیغ	اور	اس کے پیغامات (پہنچانا ہے)	اور	جو	نافرمانی کرے

اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

1 ......یہاں نفع نقصان کا مالک نہ ہونے کی نفی اس طور پر ہے کہ میں ان چیزوں کا حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی دی ہوئی قدرت سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفع نقصان دونوں کے مالک ہیں جس کی ایک مثال حوضِ کوثر ہے۔ 2 ......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ بالفرض اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہر گز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر اور اس کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں سختیوں کے وقت ہر گز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

عذاب سے متعلق کفار کو تنبیہ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے

حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں

فِيْهَاۤ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

فِيْهَاۤ	اَبَدًا ﴿٢٣﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	رَاَوْا	مَا	يُوْعَدُوْنَ
اس میں	ہمیشہ	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں گے	(اسے) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی تھی

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ○ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ

فَسَيَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَضْعَفُ	نَاصِرًا	وَّ	اَقَلُّ
تو عنقریب وہ جان لیں گے	کون	زیادہ کمزور (ہے)	مددگار (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ کم (ہے)

تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد

نزولِ عذاب کا وقت معلوم کرنے والے کو جواب

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ (1)	قُلْ	اِنْ (2)	اَدْرِيْۤ	اَقَرِيْبٌ	مَّا
تعداد (کے اعتبار سے)	تم کہو	نہیں	میں جانتا	کیا قریب (ہے)	(وہ) جس کی

کم ہے ○ تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے

تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿٢٥﴾

تُوْعَدُوْنَ	اَمْ	يَجْعَلُ	لَهٗ	رَبِّيْۤ	اَمَدًا ﴿٢٥﴾
تمہیں وعید سنائی جاتی ہے	یا	کرے گا	اس کے لئے	میرا رب	ایک وقفہ

وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا○

1 ...... اس سے یہ مراد نہیں کہ بروزِ قیامت کافروں کے مددگار تو ہوں گے لیکن ان کی تعداد مسلمانوں کے مددگاروں سے کم ہوگی بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دن کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ، اس کے انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، فرشتے اور نیک و صالح مسلمان سب فرمائیں گے۔ 2 ...... یہ نفی اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر نہیں جانتے، ہاں اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم ہے اور اس کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے قیامت کی علامت اور نشانیاں بیان فرمائیں حتی کہ مہینہ، دن اور وہ وقت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

رسولوں کو علمِ غیب عطا ہونا

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ(۲۶)

عٰلِمُ الْغَیْبِ	فَلَا یُظْهِرُ	عَلٰى غَیْبِهٖۤ	اَحَدًا (۲۶)
غیب کا جاننے والا	تو وہ اطلاع نہیں دیتا	اپنے غیب پر	کسی ایک (کو)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا○

رسولوں کی حفاظت کا انتظام

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

اِلَّا	مَنِ	ارْتَضٰى	مِنْ	رَّسُوْلٍ (1)	فَاِنَّهٗ	یَسْلُكُ
مگر	جسے	اس نے پسند کرلیا	سے (یعنی)	رسول (کو)	تو بیشک وہ	مقرر کر دیتا ہے

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ(۲۷) لِّیَعْلَمَ

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖ	رَصَدًا (۲۷)	لِّیَعْلَمَ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	پہرے دار	تاکہ (اللہ) دیکھ لے

پہرے دار مقرر کر دیتا ہے○ تاکہ اللہ دیکھ لے

اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا

اَنْ	قَدْ	اَبْلَغُوْا	رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ	وَ	اَحَاطَ	بِمَا
کہ	بیشک	انہوں نے پہنچا دیئے	اپنے رب کے پیغامات	اور	(اللہ نے) گھیر رکھا ہے	(اس) کو جو

کہ بیشک انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور اللہ نے وہ سب کچھ گھیر رکھا ہے جو

لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۠(۲۸) ع

لَدَیْهِمْ	وَ	اَحْصٰى	كُلَّ شَیْءٍ	عَدَدًا (۲۸)
ان کے پاس (ہے)	اور	اس نے شمار کر رکھی ہے	ہر چیز (کی)	گنتی

ان کے پاس ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے○

ع ۲ / ۱۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی بتادیا جس میں قیامت قائم ہوگی۔

1 ..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ پسندیدہ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں جیسا کہ صحاح ستہ کی کثیر روایات سے ثابت ہے۔ یہاں آیت میں خاص غیب مراد ہے ورنہ اولیاءِ کرام کو بھی رسولوں کے واسطے سے غیب کا علم عطا کیا جاتا ہے۔

آیات:20 | رکوع:02

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیام لیل کا حکم اور اس کے وقت کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۲﴾

یٰۤاَیُّهَا	الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾	قُمِ (1)	الَّیْلَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۲﴾
اے	چادر اوڑھنے والے	تم قیام کرو	رات (میں)	سوائے	تھوڑے (حصے کے)

اے چادر اوڑھنے والے ○ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو ○

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ

نِّصْفَهٗۤ	اَوِ	انْقُصْ	مِنْهُ	قَلِیْلًا ﴿۳﴾	اَوْ زِدْ	عَلَیْهِ
اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)	یا	کم کرلو	اس سے	کچھ	یا اضافہ کرلو	اس پر

آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کرلو ○ یا اس پر کچھ اضافہ کرلو

ترتیل کے ساتھ تلاوت قرآن کا حکم

قیام لیل کے حکم کا مقصد

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ

وَ	رَتِّلِ (2)	الْقُرْاٰنَ	تَرْتِیْلًا ﴿۴﴾	اِنَّا	سَنُلْقِیْ	عَلَیْكَ
اور	ٹھہر ٹھہر کر پڑھو	قرآن (کو)	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	بیشک	عنقریب ہم ڈالیں گے	تم پر

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات

(1)......اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سورۂ مزمل کی ان آیات کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اور آپ کی امت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہوگیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مستحب ہوگیا جبکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ایک قوی قول کے مطابق اس کا وجوب باقی رہا۔ (2)......اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جدا جدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات اور مدات کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔

قیامُ اللیل کے حکم کی حکمت

قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ

قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ (1)	اِنَّ	نَاشِئَةَ الَّیْلِ	هِیَ	اَشَدُّ	وَطْاً (2)	وَّ
ایک بھاری بات	بیشک	رات میں قیام کرنا	وہ	زیادہ ہے	موافقت (میں)	اور

ڈالیں گے ۝ بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور

ذکرِ الٰہی کرنے اور عبادت میں پوری طرح متوجہ رہنے کا حکم

اَقْوَمُ قِیْلًا ۝۶ؕ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷ؕ وَ

اَقْوَمُ	قِیْلًا ۝۶	اِنَّ	لَكَ	فِی النَّهَارِ	سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷	وَ
زیادہ سیدھا ہے	بات کہنے (میں)	بیشک	تمہارے لیے	دن میں	لمبی مصروفیت (ہے)	اور

بات خوب سیدھی نکلتی ہے ۝ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں ۝ اور

اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸ؕ

اذْكُرِ	اسْمَ رَبِّكَ	وَ	تَبَتَّلْ (3)	اِلَیْهِ	تَبْتِیْلًا ۝۸
یاد کرو	اپنے رب کا نام	اور	سب سے الگ ہو جاؤ	اس کی طرف	سب سے الگ ہونا

اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو ۝

صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنانے کا حکم

کفار کی باتوں پر صبر کرنے کا حکم

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝۹ وَ

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاتَّخِذْهُ	وَكِیْلًا ۝۹	وَ
(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	تو تم بناؤ اسے	کارساز	اور

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ۝ اور

جھٹلانے والوں کو دھمکی

اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰ وَ

اصْبِرْ	عَلٰى	مَا	یَقُوْلُوْنَ	وَ	اهْجُرْهُمْ	هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰	وَ
صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ (کافر) کہتے ہیں	اور	چھوڑ دو انہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور

کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ۝ اور

(1)...... بھاری بات سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ اسے اس کی انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا ہونے کی وجہ سے بھاری فرمایا گیا یا اس طور پر بھاری فرمایا گیا کہ اس کے احکام و ممنوعات عام لوگوں پر بھاری پڑیں گے۔ (2)...... یعنی رات سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ دِل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

کفارِ قریش کو تنبیہ

ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ

ذَرْنِیْ	وَ	الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ	وَ	مَهِّلْهُمْ (1)	قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾	اِنَّ
چھوڑ دو مجھے	اور	جھٹلانے والے مالداروں (کو)	اور	مہلت دو انہیں	تھوڑی	بیشک

ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ○ بیشک

لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ

لَدَیْنَاۤ	اَنْكَالًا	وَّ	جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾	وَّ	طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ	وَّ
ہمارے پاس	بھاری بیڑیاں	اور	بھڑکتی آگ (ہے)	اور	گلے میں پھنسنے والا کھانا	اور

ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے ○ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ (2)	یَوْمَ	تَرْجُفُ	الْاَرْضُ	وَ	الْجِبَالُ	وَ
دردناک عذاب (ہے)	(جس) دن	تھرتھرائے گی	زمین	اور	پہاڑ	اور

دردناک عذاب ہے ○ جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور

كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ

كَانَتِ	الْجِبَالُ	كَثِیْبًا	مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلَیْكُمْ
ہوجائیں گے	پہاڑ	ریت کا ٹیلا	بہتا ہوا	بیشک	ہم نے بھیجا	تمہاری طرف

پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہوجائیں گے ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول

رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ؕ

رَسُوْلًا	شَاهِدًا	عَلَیْكُمْ	كَمَاۤ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾
ایک رسول	گواہی دینے والا	تم پر	جیسے	ہم نے بھیجا	فرعون کی طرف	ایک رسول

بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجے ○

(1)......یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد بدر کے دن تک، یا قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔

(2)......قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿١٦﴾ فَكَیْفَ

فَعَصٰى	فِرْعَوْنُ	الرَّسُوْلَ	فَاَخَذْنٰهُ	اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿١٦﴾	فَكَیْفَ
تو نافرمانی کی	فرعون (نے)	رسول (کی)	تو ہم نے پکڑا اسے	سخت گرفت (سے)	تو کیسے

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا ۝ پھر اگر

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿١٧﴾

تَتَّقُوْنَ	اِنْ	كَفَرْتُمْ	یَوْمًا	یَّجْعَلُ	الْوِلْدَانَ	شِیْبَا ﴿١٧﴾
تم بچو گے	اگر	تم نے کفر کیا	(اس) دن (کے عذاب سے)	جو کردے گا	بچوں (کو)	بوڑھا

تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا ۝

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

السَّمَآءُ	مُنْفَطِرٌۢ	بِهٖ	كَانَ	وَعْدُهٗ	مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ
آسمان	پھٹ جائے گا	اس کی وجہ سے	ہے	اس کا وعدہ	ہونے والا	بیشک	یہ

آسمان اس کی وجہ سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے ۝ بیشک یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿١٩﴾ ع اِنَّ رَبَّكَ

تَذْكِرَةٌ(1)	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِیْلًا ﴿١٩﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرلے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	تمہارا رب

ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ۝ بیشک تمہارا رب

ع ١ / ١٩ / ١٣

قیامِ لیل میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کی مشقت

یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ

یَعْلَمُ	اَنَّكَ	تَقُوْمُ(2)	اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ	وَ	نِصْفَهٗ
جانتا ہے	کہ تم	قیام کرتے ہو	رات کی دو تہائی کے قریب	اور	اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)

جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی

1 ...... بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، تو اب جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راستہ اختیار کرے۔

2 ...... اس سورت کی ابتدائی آیات میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر تہجد کی فرضیت کا بیان ہوا اور ایک قول کے مطابق اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان ہے۔

وَثُلُثَهٗ وَطَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَؕ

وَ	ثُلُثَهٗ	وَ	طَآىٕفَةٌ	مِّنَ الَّذِیْنَ	مَعَكَ
اور	اس کا تیسرا حصہ	اور	ایک جماعت	ان لوگوں میں سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔

وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَؕ عَلِمَ اَنْ

وَ	اللّٰهُ	یُقَدِّرُ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	عَلِمَ	اَنْ
اور	اللہ	اندازہ فرماتا ہے	رات	اور	دن (کا)	وہ جانتا ہے	کہ

اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ

لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا

لَّنْ تُحْصُوْهُ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	فَاقْرَءُوْا [1]
تم ہرگز نہ کرسکو گے اسے (ساری رات کے قیام کو)	تو اس نے اپنی مہربانی سے رجوع کیا تم پر	تو تم پڑھو

(اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کرسکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب

مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ

مَا	تَیَسَّرَ	مِنَ الْقُرْاٰنِ	عَلِمَ [2]	اَنْ	سَیَكُوْنُ	مِنْكُمْ
جتنا	آسان ہو	قرآن میں سے	وہ جانتا ہے	کہ	عنقریب ہوں گے	تم میں سے

قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ

مَّرْضٰىۙ وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِۙ

مَّرْضٰى	وَ	اٰخَرُوْنَ	یَضْرِبُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	یَبْتَغُوْنَ	مِنْ	فَضْلِ اللّٰهِ
بیمار	اور	دوسرے	سفر کریں گے	زمین میں	تلاش کرتے ہوئے	سے	اللہ کا فضل

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے

تہجد کے حکم میں تخفیف

تخفیف کی حکمت و مصلحت

1 ...... اس آیت سے نماز میں مطلق قراءت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

2 ...... یہاں سے اس تخفیف کی حکمت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا۔

وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳖ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ

وَ	اٰخَرُوْنَ	یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَاقْرَءُوْا	مَا	تَیَسَّرَ
اور	دوسرے	لڑتے ہوں گے	اللہ کی راہ میں	تو تم پڑھو	جتنا	آسان ہو

اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو

مِنْهُ ۙ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا

مِنْهُ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَقْرِضُوا
اس میں سے	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	قرض دو

پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا(1)	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا	لِاَنْفُسِكُمْ
اللہ (کو)	اچھا قرض	اور	جو	تم آگے بھیجو	اپنی جانوں کے لیے

اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی

مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ

مِّنْ خَیْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ	خَیْرًا	وَّ	اَعْظَمَ اَجْرًا	وَ
بھلائی میں سے	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	وہ	بہتر	اور	ثواب میں بڑی	اور

تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور

اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱۴ ۲

اسْتَغْفِرُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾
بخشش مانگو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

1 ......اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش دِلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

آیات: 56

رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر مَكِّيَّةٌ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو 6 احکامات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ(۱) قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ(۲) وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ(۳)

یٰۤاَیُّهَا	الْمُدَّثِّرُ ۙ(۱)	قُمْ	فَاَنْذِرْ (۲)	وَ	رَبَّكَ	فَكَبِّرْ (۳)
اے	چادر اوڑھنے والے	کھڑے ہو جاؤ	پھر ڈر سناؤ	اور	اپنے رب (کی)	تو بڑائی بیان کرو

اے چادر اوڑھنے والے ○ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ○ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو ○

وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ(۴) وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ(۵) وَ لَا تَمْنُنْ

وَ	ثِیَابَكَ	فَطَهِّرْ (۴) [1]	وَ	الرُّجْزَ [2]	فَاهْجُرْ (۵)	وَ	لَا تَمْنُنْ
اور	اپنے کپڑوں (کو)	تو پاک رکھو	اور	گندگی (سے)	تو دور رہو	اور	احسان نہ کرو

اور اپنے کپڑے پاک رکھو ○ اور گندگی سے دور رہو ○ اور زیادہ لینے کی خاطر

کافروں پر مشکل ترین دن

تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ(۶) وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ(۷) فَاِذَا نُقِرَ

تَسْتَكْثِرُ (۶) [3]	وَ	لِرَبِّكَ	فَاصْبِرْ (۷)	فَاِذَا	نُقِرَ
(تاکہ) تم زیادہ لو	اور	اپنے رب کے لیے	تو صبر کرتے رہو	پھر جب	پھونکا جائے گا

کسی پر احسان نہ کرو ○ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو ○ پھر جب صور میں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ 2 ...... یہاں گندگی سے مراد ''بتوں کی عبادت'' ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہیے۔ 3 ...... بغیر شرط کے زیادہ ملنے کی نیت سے تحفہ دینا اگرچہ جائز ہے لیکن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ یہ شانِ نبوت کے لائق نہیں۔

فِی النَّاقُوْرِۙ(۸) فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌۙ(۹) عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ(۱۰)

فِی النَّاقُوْرِ (۸)	فَذٰلِكَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّوْمٌ عَسِیْرٌ (۹)	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ	غَیْرُ یَسِیْرٍ (۱۰)
صور میں	تو وہ	دن	بڑا سخت دن (ہوگا)	کافروں پر	آسان نہ (ہوگا)

پھونکا جائے گا ○ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا ○ کافروں پر آسان نہیں ہوگا ○

ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًاۙ(۱۱) وَّ جَعَلْتُ لَهٗ

ذَرْنِیْ	وَ	مَنْ	خَلَقْتُ	وَحِیْدًا (۱۱) (1)	وَّ	جَعَلْتُ	لَهٗ
چھوڑ دو مجھے	اور	جسے	میں نے پیدا کیا	اکیلا	اور	میں نے کیا	اس کے لیے

اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ○ اور اسے

مَالًا مَّمْدُوْدًاۙ(۱۲) وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًاۙ(۱۳) وَّ

مَالًا مَّمْدُوْدًا (۱۲) (2)	وَّ	بَنِیْنَ	شُهُوْدًا (۱۳)	وَّ
وسیع مال	اور	بیٹے (دیئے)	(اس کے سامنے) حاضر رہنے والے	اور

وسیع مال دیا ○ اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے ○ اور

مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًاۙ(۱۴) ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَۗ(۱۵)

مَهَّدْتُّ	لَهٗ	تَمْهِیْدًا (۱۴)	ثُمَّ	یَطْمَعُ	اَنْ	اَزِیْدَ (۱۵)
میں نے بچھادیا (نعمتوں کو)	اس کے لیے	بچھانا	پھر	وہ طمع کرتا ہے	کہ	میں زیادہ دوں

میں نے اس کے لیے (نعمتوں کو) خوب بچھادیا ○ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ○

كَلَّاؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًاؕ(۱۶) سَاُرْهِقُهٗ

كَلَّا	اِنَّهٗ	كَانَ	لِاٰیٰتِنَا	عَنِیْدًا (۱۶)	سَاُرْهِقُهٗ
ہرگز نہیں	بیشک وہ	ہے	ہماری آیتوں سے	دشمنی رکھنے والا	عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے

ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے ○ جلد ہی میں اسے

ولید بن مغیرہ کو ملنے والی نعمتیں اور وعید

ولید بن مغیرہ کو عذاب

1 ......ولید بن مغیرہ مخزومی اپنی قوم میں وحید یعنی یکتا کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

2 ......ولید بن مغیرہ کی وسعتِ مال کا حال یہ تھا کہ اس کے پاس 9000 مثقال (یعنی تقریباً 3375 تولے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی بھی کثرت سے تھے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔

ولید بن مغیرہ کا تکبر اور قرآن سے متعلق نظریہ

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ (1)	اِنَّهٗ	فَكَّرَ (2)	وَ	قَدَّرَ ﴿۱۸﴾	فَقُتِلَ
(آگ کے پہاڑ) صعود (پر)	بیشک وہ	اس نے سوچا	اور	(دل میں کوئی بات) ٹھہرائی	تو وہ مارا جائے

(آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا ○ بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرائی ○ تو اس پر لعنت ہو،

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ

كَيْفَ	قَدَّرَ ﴿۱۹﴾	ثُمَّ	قُتِلَ	كَيْفَ	قَدَّرَ ﴿۲۰﴾	ثُمَّ
کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر	مارا جائے	کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر

اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر

نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

نَظَرَ ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	عَبَسَ	وَ	بَسَرَ ﴿۲۲﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ
اس نے دیکھا	پھر	اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ بگاڑا	پھر	اس نے پیٹھ پھیری

نظر اٹھا کر دیکھا ○ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا ○ پھر پیٹھ پھیری

وَّ اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

وَ	اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ
اور	تکبر کیا	پھر اس نے کہا	نہیں	یہ	مگر	ایک جادو

اور تکبر کیا ○ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے

يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾
(جو دوسروں سے) منقول چلتا آرہا ہے	نہیں	یہ	مگر	آدمی کا کلام

جو منقول چلتا آرہا ہے ○ یہ آدمی ہی کا کلام ہے ○

1 ..... حدیثِ پاک میں ہے "صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ (ترمذی، ۲۱۶/۵، الحدیث: ۳۳۳۷)

2 ..... ولید بن مغیرہ نے قرآنِ مجید کی آیت سن کر اس کی تعریف کی، قوم نے اس پر الزام لگا دیا کہ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے، ابوجہل کے طیش دلانے پر اس نے قوم سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں چند سوالات کیے، قوم کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جادو گر اور قرآن جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

ولید بن مغیرہ کے لیے وعید اور جہنم کے داروغوں کی تعداد

انیس کے عدد پر کفار کے استہزا کا جواب

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

سَاُصْلِيْهِ	سَقَرَ ﴿۲۶﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سَقَرُ ﴿۲۷﴾
عنقریب میں داخل کروں گا اسے	دوزخ (میں)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا ہے	دوزخ

جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ ○

لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا

لَا تُبْقِيْ	وَ	لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾	لَوَّاحَةٌ	لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾	عَلَيْهَا
وہ نہ باقی رہنے دے گی	اور	نہ چھوڑے گی	کھال جلا دینے والی (ہے)	آدمی کی	اس پر

نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی ○ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے ○ اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً ۪ وَّ

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾	وَ	مَا جَعَلْنَاۤ	اَصْحٰبَ النَّارِ	اِلَّا	مَلٰٓىِٕكَةً (1)	وَّ
اُنیس (داروغہ ہیں)	اور	ہم نے نہیں بنائے	دوزخ کے داروغے	مگر	فرشتے	اور

اُنیس داروغہ ہیں ○ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے اور

مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ

مَا جَعَلْنَا	عِدَّتَهُمْ	اِلَّا	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ہم نے نہیں بنائی	ان کی گنتی	مگر	آزمائش (کیلئے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا

ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

لِيَسْتَيْقِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	يَزْدَادَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
تاکہ یقین کرلیں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	بڑھ جائیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان

1 ...... جب وہ آیت نازل ہوئی جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی تو ابو جہل نے قریش سے کہا ”تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو، تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو نہیں پکڑ سکتے؟ ابو الاشد بن اُسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ

اِيْمَانًا	وَّ	لَا يَرْتَابَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ
ایمان (میں)	اور	شک نہ کریں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	ایمان والے	اور

بڑھے اور اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور

لِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ

لِيَقُوْلَ	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْكٰفِرُوْنَ	مَاذَآ	اَرَادَ
تاکہ کہیں	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	اور	کافر	کیا	ارادہ فرمایا

تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب و غریب بات سے

اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	كَذٰلِكَ (1)	يُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	يَّشَآءُ
اللہ (نے)	اس عجیب و غریب بات سے	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے

اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا

وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	مَا يَعْلَمُ	جُنُوْدَ رَبِّكَ (2)	اِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں جانتا	تیرے رب کے لشکروں (کو)	مگر

اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو

هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ ۙ وَ

هُوَ	وَ	مَا	هِيَ	اِلَّا	ذِكْرٰى	لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾	كَلَّا	وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾	وَ
وہی	اور	نہیں	وہ (جہنم)	مگر	نصیحت	انسان کیلئے	خبردار	چاند کی قسم	اور

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے ○ خبردار! چاند کی قسم ○ اور

چند آفاقی نشانیوں کی قسم کے ساتھ جہنم سے متعلق آگاہی

ع ۱۵ ۳۱

1 ......یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ 2 ......جہنم پر مامور فرشتوں کی تعداد سن کر ابو جہل نے کہا: محمد مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مددگار صرف 19 ہیں، اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے رب کے لشکروں کی تعداد اور ان کی قوت و کثرت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کی جو مخلوقات ہمارے سامنے دنیا میں موجود ہیں انہیں کو پوری طرح شمار نہیں کیا جا سکا تو جو نظر نہ آنے والی مخلوقات ہیں ان کا تو بیان ہی نہیں۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

الَّيْلِ	اِذْ	اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَاۤ	اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾
رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیرے	اور	صبح (کی)	جب	وہ خوب روشن ہو جائے

رات کی جب پیٹھ پھیرے ○ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے ○

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

اِنَّهَا	لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾	نَذِيْرًا	لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾
بیشک وہ (جہنم)	ضرور بہت بڑی چیزوں میں سے ایک (ہے)	ڈرانے والی (ہے)	آدمیوں کو

بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے ○ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے ○

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ

لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ	يَّتَقَدَّمَ	اَوْ	يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ (1)	كُلُّ نَفْسٍ
اس کو جو	چاہے	تم میں سے	کہ	وہ آگے بڑھے	یا	پیچھے ہٹے	ہر جان

اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے ○ ہر جان

بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

بِمَا	كَسَبَتْ	رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ (2)	اِلَّاۤ	اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾
(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	مگر	دائیں جانب والے

اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے ○ مگر دائیں طرف والے ○

مع ۱۶

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

فِيْ جَنّٰتٍ	يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾	مَا	سَلَكَكُمْ
باغوں میں (ہوں گے)	وہ پوچھ رہے ہوں گے	مجرموں سے	کیا چیز	لے گئی تمہیں

باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے ○ مجرموں سے ○ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں

اپنے عمل میں گروی ہونا

جنتیوں کا مجرموں سے سوال اور ان کا جواب

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔ وہ چاہے تو ایمان لا کر جنت کی طرف آگے بڑھ جائے یا چاہے تو کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹ جائے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ (2)...... جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائمی طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر عذابِ جہنم سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد داخلِ جنت ہوں گے۔

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾	قَالُوْا	لَمْ نَكُ	مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	وَ	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ
جہنم میں	وہ کہیں گے	ہم نہ تھے	نماز پڑھنے والوں میں سے	اور	ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے

لے گئی ؟○ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ○ اور مسکین کو

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	كُنَّا نَخُوْضُ	مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
مسکین (کو)	اور	ہم بیہودہ باتیں سوچتے تھے	بیہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ	اور

کھانا نہیں کھلاتے تھے ○ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے ○ اور

كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

كُنَّا نُكَذِّبُ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾	حَتّٰۤى	اَتٰىنَا	الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾
ہم جھٹلاتے تھے	انصاف کے دن کو	یہاں تک کہ	آیا ہمارے پاس	یقین (یعنی موت)

ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے ○ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی ○

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

فَمَا تَنْفَعُهُمْ	شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ (2)	فَمَا	لَهُمْ	عَنِ التَّذْكِرَةِ
تو نفع نہ دے گی انہیں	سفارشیوں کی سفارش	تو کیا ہوا	ان کو	نصیحت سے

تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ○ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

کفار کی شفاعت سے محرومی

نصیحت سے منہ موڑنے میں کفار کی روش

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾	كَاَنَّهُمْ	حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾	فَرَّتْ
(وہ) منہ پھیرنے والے (ہیں)	گویا کہ وہ	بھڑکے ہوئے گدھے (ہوں)	جو بھاگے ہوں

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں ○ جو شیر سے

1 ...... مجرموں نے اپنے جہنم میں جانے کے جو اسباب بیان کیے وہ یہ ہیں (1) نماز نہ پڑھنا۔ (2) مسکین کو کھانا نہ دینا۔ (3) بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچنا۔ (4) انصاف کے دن قیامت کو جھٹلانا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہئے۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے، شہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہٰذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت میسر بھی نہ ہوگی۔

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾	بَلْ	یُرِیْدُ[1]	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ	یُّؤْتٰى
شیر سے	بلکہ	چاہتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ	اسے دیدیے جائیں

بھاگے ہوں ○ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾	كَلَّا	بَلْ	لَّا یَخَافُوْنَ	الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾
کھلے صحیفے	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ نہیں ڈرتے	آخرت (سے)

ہاتھ میں دیدیے جائیں ○ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں ○

قرآن ایک نصیحت ہے

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾

كَلَّاۤ	اِنَّهٗ	تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾	فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾
سن لو	بیشک وہ (قرآن)	نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	نصیحت حاصل کرے اس سے

سن لو! بیشک وہ نصیحت ہے ○ تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ○

توفیقِ الٰہی کے بغیر حصولِ نصیحت ممکن نہیں

وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

وَ	مَا یَذْكُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ
اور	وہ نصیحت حاصل نہیں کرسکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع

هُوَ	اَهْلُ	التَّقْوٰى[2]	وَ	اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾
وہی	حقدار (ہے)	(کہ اس سے) ڈرا جائے	اور	مغفرت (فرمانے) والا (ہے)

وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے ○

ع ۲ ۲۵ ۱۶ الثّانیۃ

1 ...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہوا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے اور اس میں تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت "هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ" کے بارے میں ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میری یہ شان ہے کہ مجھ سے ڈرا جائے لہٰذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات: 40 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ذکرِ قیامت کا قسم سے بیان

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

لَاۤ اُقْسِمُ	بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ﴿۱﴾	وَ	لَاۤ اُقْسِمُ	بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ [1]
مجھے قسم ہے	قیامت کے دن کی	اور	مجھے قسم ہے	(اپنے اوپر) ملامت کرنے والی جان کی

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے ○ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے ○

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى

اَیَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ [2]	اَلَّنْ نَّجْمَعَ	عِظَامَهٗ ﴿۳﴾	بَلٰى
کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ ہم ہرگز جمع نہیں کریں گے	اس کی ہڈیاں	کیوں نہیں

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے ○ کیوں نہیں

قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ یُرِیْدُ

قٰدِرِیْنَ	عَلٰۤى	اَنْ	نُّسَوِّیَ	بَنَانَهٗ ﴿۴﴾	بَلْ	یُرِیْدُ
(ہم) قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ٹھیک کر دیں	اس کی انگلیوں کے پوروں (کو)	بلکہ	چاہتا ہے

ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کر دیں ○ بلکہ آدمی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خدا نہ بنایا تو میری شان کے لائق ہے کہ اسے بخش دوں۔ (ترمذی، ۵/۲۱۷، الحدیث: ۳۳۳۹)

[1]……اس سے مراد وہ شخص ہے جو متقی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والا ہونے کے باوجود اپنے نفس کو ملامت کرے۔ نفسِ لوامہ بھی ایک عمدہ چیز ہے کہ گناہوں سے بچانے، کوتاہیوں کی طرف متوجہ کرنے اور توبہ کی طرف مائل کرنے میں بہت معاون ہے۔ احساسِ جرم اور ضمیر کی ملامت جسے کہا جاتا ہے وہ اسی نفسِ لوامہ کے اثرات ہیں۔

[2]……یہاں آیت میں آدمی سے مراد ابتداءً تو خاص عدی بن ربیعہ ہے اور ویسے ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔

قیامت کے بارے سوال ازراہِ تمسخر

اَلۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ

اَلۡاِنۡسَانُ	لِیَفۡجُرَ	اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ [1]	یَسۡـَٔلُ	اَیَّانَ
آدمی	کہ وہ جھٹلائے	اپنے آگے (یعنی قیامت کو)	وہ پوچھتا ہے	کب ہو گا

چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے ○ پوچھتا ہے: قیامت کا دن

یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ

یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ ﴿۶﴾	فَاِذَا	بَرِقَ	الۡبَصَرُ ﴿۷﴾	وَ	خَسَفَ
قیامت کا دن	تو جب	دہشت زدہ ہو جائے گی	آنکھ	اور	تاریک ہو جائے گا

کب ہو گا؟ ○ تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہو جائے گی ○ اور چاند

الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ

الۡقَمَرُ ﴿۸﴾	وَ	جُمِعَ [2]	الشَّمۡسُ	وَ	الۡقَمَرُ ﴿۹﴾	یَقُوۡلُ	الۡاِنۡسَانُ
چاند	اور	اکٹھا کر دیا جائے گا	سورج	اور	چاند (کو)	کہے گا	آدمی

تاریک ہو جائے گا ○ اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا ○ اس دن آدمی

یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ کَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾ اِلٰی رَبِّکَ

یَوۡمَئِذٍ	اَیۡنَ	الۡمَفَرُّ ﴿۱۰﴾	کَلَّا	لَا	وَزَرَ ﴿۱۱﴾	اِلٰی رَبِّکَ
اس دن	کہاں (ہے)	بھاگنے کی جگہ	ہرگز نہیں	نہ (ہو گی)	کوئی پناہ	تمہارے رب کی طرف

کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ○ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہو گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف

قیامت کا منظر

یَوۡمَئِذِ الۡمُسۡتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾ یُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍۭ بِمَا

یَوۡمَئِذِ الۡمُسۡتَقَرُّ ﴿۱۲﴾	یُنَبَّؤُا	الۡاِنۡسَانُ	یَوۡمَئِذٍ	بِمَا
اس دن (جاکر) ٹھہرنا (ہے)	بتا دیا جائے گا	آدمی (کو)	اس دن	جو

جا کر ٹھہرنا ہے ○ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ آدمی گناہ کو مقدم اور توبہ کو موخر کرتا اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔

2 ...... یہ ملادینا طلوع ہونے میں ہو گا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہو گا کہ دونوں کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

روزِ قیامت انسان کی خود پر گواہی اور معذرت قبول نہ ہونا

قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾

قَدَّمَ	وَ	اَخَّرَ ﴿۱۳﴾	بَلِ	الْاِنْسَانُ	عَلٰى نَفْسِهٖ	بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾
اس نے آگے بھیجا	اور	پیچھے چھوڑا	بلکہ	آدمی	اپنی جان پر	پوری نگاہ رکھنے والا (ہوگا)

بتادیا جائے گا ○ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا ○

حفاظت قرآن اور الفاظ و معانی یاد کرانے کا وعدہ

وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

وَّلَوْ	اَلْقٰى	مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾	لَا تُحَرِّكْ (1)	بِهٖ	لِسَانَكَ
اگرچہ	وہ لاڈالے	اپنی سب معذرتیں	تم حرکت نہ دو	اس (قرآن) کے ساتھ	اپنی زبان (کو)

اگرچہ اپنی سب معذرتیں لاڈالے ○ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ

لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ

لِتَعْجَلَ	بِهٖ ﴿۱۶﴾	اِنَّ	عَلَیْنَا	جَمْعَهٗ	وَ
تاکہ تم جلدی کرلو	اس (کو یاد کرنے) میں	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اس کا جمع کرنا	اور

اپنی زبان کو حرکت نہ دو ○ بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾	فَاِذَا	قَرَاْنٰهُ	فَاتَّبِعْ	قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾	ثُمَّ	اِنَّ
اس کا پڑھنا	تو جب	ہم پڑھ لیں اسے	تو تم اتباع کرو	اس کے پڑھے ہوئے (کی)	پھر	بیشک

ہمارے ذمہ ہے ○ تو جب ہم اسے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ○ پھر بیشک

انکار قیامت کا اصل سبب

عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

عَلَیْنَا	بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾	كَلَّا	بَلْ	تُحِبُّوْنَ (2)
ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اسے بیان فرمانا	خبردار	بلکہ	(اے کافرو) تم پسند کرتے ہو

اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے ○ خبردار! بلکہ (اے کافرو!) تم جلد جانے والی کو

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں "جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس وحی لے کر آتے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مشقت ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی، اس پر سورۂ قیامہ میں یہ آیات نازل فرمائیں۔ (بخاری، ۳/۳۶۹، الحدیث: ۴۹۲۹)

2 ...... صرف دنیا سے محبت رکھنا، اسی کی بہتری میں مشغول رہنا اور آخرت کو فراموش کرکے اس کے لیے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے چہروں کی تروتازگی

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ
جلد جانے والی (کو)	اور	تم چھوڑتے ہو	آخرت (کو)	کچھ چہرے	اس دن

پسند کرتے ہو ○ اور آخرت کو چھوڑتے ہو ○ کچھ چہرے اس دن

روزِ قیامت کفار کے چہروں کی بے رونقی اور پریشانی

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾	اِلٰى رَبِّهَا	نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍۭ
تروتازہ (ہوں گے)	اپنے رب کی طرف	دیکھنے والے (ہوں گے)	اور	کچھ چہرے	اس دن

تروتازہ ہوں گے ○ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے ○ اور کچھ چہرے اس دن

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ (2)	تَظُنُّ	اَنْ	یُّفْعَلَ	بِهَا
بگڑے ہوئے (ہوں گے)	وہ سمجھتے ہوں گے	کہ	کام کیا جائے گا	ان کے ساتھ

بگڑے ہوئے ہوں گے ○ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا

موت کے وقت ہائے بچاؤ کی اور بے بسی کی پکار

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾ وَ قِیْلَ

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	بَلَغَتِ	التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾	وَ	قِیْلَ
پیٹھ توڑنے والا	ہاں ہاں	جب	(جان) پہنچ جائے گی	گلے (کو)	اور	کہا جارہا ہوگا

سلوک کیا جائے گا ○ ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ○ اور کہا جارہا ہوگا

مَنْ سکتة رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَ

مَنْ	رَاقٍ ﴿۲۷﴾	وَّ	ظَنَّ	اَنَّهُ	الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾	وَ
کون (ہے)	جھاڑ پھونک کرنے والا	اور	وہ سمجھ لے گا	کہ وہ	جدائی (کا وقت ہے)	اور

کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟ ○ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے ○ اور

1 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، یہی اہلِ سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن وحدیث اور اجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کیفیت اور جہت کے بغیر ہوگا۔

2 ...... اس آیت سے کفار و منافقین کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنی بدبختی کے آثار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوجائیں گے، ان کا رنگ سیاہ ہوجائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہوجائیں گے۔

ع ١٧

اَلْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع

اَلْتَفَّتِ	السَّاقُ	بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ [1]	اِلٰى رَبِّكَ	يَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾
لپٹ جائے گی	پنڈلی	پنڈلی سے	تیرے رب ہی کی طرف	اس دن چلنا (ہوگا)

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا ○

ایک کافر کی بری صفات اور اس کے لیے خرابی کا بیان

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ

فَلَا صَدَّقَ	وَ	لَا صَلّٰى ﴿٣١﴾	وَ	لٰكِنْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿٣٢﴾	ثُمَّ
تو اس نے تصدیق نہ کی	اور	نماز نہ پڑھی	اور	لیکن	اس نے جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	پھر

تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ○ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ پھر

ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ

ذَهَبَ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾	اَوْلٰى	لَكَ	فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾	ثُمَّ
وہ چلا	اپنے گھر والوں کی طرف	اکڑتا ہوا	خرابی ہے	تیرے لیے	پھر خرابی ہے	پھر

اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ○ تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ پھر

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ

اَوْلٰى	لَكَ	فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾	اَيَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ	اَنْ	يُّتْرَكَ
خرابی ہے	تیرے لئے	پھر خرابی ہے	کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ	اسے چھوڑ دیا جائے گا

تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد

سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

سُدًى ﴿٣٦﴾ [2]	اَلَمْ يَكُ	نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ	يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾	ثُمَّ	كَانَ	عَلَقَةً
آزاد	کیا وہ نہ تھا	منی کا ایک قطرہ	جو گرایا جاتا ہے	پھر	ہو گیا	خون کا لوتھڑا

چھوڑ دیا جائے گا ○ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے ○ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی سختی اور کرب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک سختی کے ساتھ دوسری سختی جمع ہو جائے گی۔ 2 ...... ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند اور کچھ سے منع کیا گیا اور زندگی گزارنے کے لئے ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے ایام پورے کرنے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

فَخَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾	فَجَعَلَ	مِنْهُ	الزَّوْجَيْنِ	الذَّكَرَ	وَ
تو اس نے پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	تو اس نے بنائیں	اس سے	دو قسمیں	مرد	اور

تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا ○ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں

الْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْـِۧیَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾ ع

الْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾	اَلَيْسَ	ذٰلِكَ	بِقٰدِرٍ	عَلٰۤى	اَنْ	يُّحْـِۧیَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾ [1]
عورت	کیا نہیں ہے	وہ	قادر	(اس) پر	کہ	زندہ کردے مردوں (کو)

بنائیں ○ کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ ○

رکوع: 02 | آیات: 31

سُوْرَةُ الدَّهْر مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

هَلْ	اَتٰى	عَلَى الْاِنْسَانِ [2]	حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ	لَمْ يَكُنْ
کیا (یعنی بیشک)	آیا	آدمی پر	زمانے سے (وہ) وقت	(کہ) وہ نہ تھا

بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل

انسان کو اپنے وجود پر غور کی دعوت

۱۸ ع ۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔

1 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بَلٰی" یعنی اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو (ہر نقص و عیب سے) پاک ہے، کیوں نہیں (تو مردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔) (مصنف عبد الرزاق، ۲ / ۲۹۹، الحدیث: ۴۰۶۴)

2 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور وقت سے روح پھونکے جانے سے پہلے کا وقت مراد ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہدایت کے باوجود انسانوں کے دو گروہ

شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ

شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ①	اِنَّا	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (1)
قابلِ ذکر چیز	بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	ملی ہوئی منی سے

چیز نہ تھا ○ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا

نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ② اِنَّا

نَّبْتَلِیْهِ	فَجَعَلْنٰهُ	سَمِیْعًا	بَصِیْرًا ②	اِنَّا
ہم آزمائیں اسے	تو ہم نے بنادیا اسے	سننے والا	دیکھنے والا	بیشک

تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا ○ بیشک

هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا

هَدَیْنٰهُ	السَّبِیْلَ	اِمَّا	شَاكِرًا	وَّ	اِمَّا
ہم نے دکھادیا اسے	راستہ	(اب) یا	شکر کرنے والا (ہے)	اور	یا

ہم نے اسے راستہ دکھادیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا

کفار کے لیے طوق، زنجیریں اور دہکتی آگ

كَفُوْرًا ③ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا

كَفُوْرًا ③	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِیْنَ	سَلٰسِلَاۡ	وَ	اَغْلٰلًا
ناشکری کرنے والا (ہے)	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہیں	کافروں کے لیے	زنجیریں	اور	طوق

ناشکری کرنے والا ہے ○ بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق

نیک لوگوں کے جنتی مشروب کا حال

وَّ سَعِیْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

وَّ	سَعِیْرًا ④	اِنَّ	الْاَبْرَارَ	یَشْرَبُوْنَ	مِنْ كَاْسٍ	كَانَ	مِزَاجُهَا
اور	بھڑکتی آگ	بیشک	نیک لوگ	وہ پئیں گے	(اس) جام سے	ہے	اس کی آمیزش

اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہیں ○ بیشک نیک لوگ اس جام سے پئیں گے جس میں کافور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے۔ 1 ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور آیت کے اس حصے میں انسانوں کی پیدائش سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے پیدا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کر دیا، حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

نیک لوگوں کی صفات

كَافُوْرًا ۝۵ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ

كَافُوْرًا ۝۵	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	عِبَادُ اللّٰهِ
کافور	(وہ کافور) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	اللہ کے (نہایت خاص) بندے

ملا ہوا ہوگا ۝ وہ کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے ،

يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ

يُفَجِّرُوْنَهَا	تَفْجِيْرًا ۝۶	يُوْفُوْنَ(1)	بِالنَّذْرِ	وَ	يَخَافُوْنَ
(جہاں چاہیں) وہ بہا کر لے جائیں گے اسے	بہا کر لے جانا	وہ پورا کرتے ہیں	منتوں کو	اور	ڈرتے ہیں

وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے ۝ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے

يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ

يَوْمًا	كَانَ	شَرُّهٗ	مُسْتَطِيْرًا ۝۷	وَ	يُطْعِمُوْنَ	الطَّعَامَ
(اس) دن (سے)	ہوگی	جس کی برائی	پھیلی ہوئی	اور	وہ کھلاتے ہیں	کھانا

ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی ۝ اور وہ اللہ کی محبت میں

عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸

عَلٰى حُبِّهٖ	مِسْكِيْنًا	وَّ	يَتِيْمًا	وَّ	اَسِيْرًا ۝۸
اس (اللہ) کی محبت پر (میں)	مسکین	اور	یتیم	اور	قیدی (کو)

مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ۝

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ	لِوَجْهِ اللّٰهِ	لَا نُرِيْدُ	مِنْكُمْ	جَزَآءً	وَّ	لَا
ہم کھلاتے ہیں تمہیں صرف	اللہ کی رضا کیلئے	ہم نہیں چاہتے	تم سے	کوئی بدلہ	اور	نہ

ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ

1 ...... اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص بندے جن نیک کاموں کی وجہ سے جنت کے عظیم ثواب کے حق دار ہوئے وہ یہ ہیں (1) وہ لوگ طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتی کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن منت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کر لیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔ (2) قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ (3) مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔

نیک لوگوں کا عظیم الشان اُخروی صلہ

شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا

شُكُوْرًا ۝۹ (1)	اِنَّا	نَخَافُ	مِنْ رَّبِّنَا	یَوْمًا	عَبُوْسًا
شکریہ	بیشک	ہم ڈر رکھتے ہیں	اپنے رب سے	(اس) دن (کا)	(جو) بہت ترش

شکریہ ○ بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش،

قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ

قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰	فَوَقٰىهُمُ	اللّٰهُ	شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ	وَ	لَقّٰىهُمْ
نہایت سخت (ہے)	تو بچالیا انہیں	اللّٰه (نے)	اس دن کے شر (سے)	اور	دی انہیں

نہایت سخت ہے ○ تو انہیں اللّٰه اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی

نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝۱۱ ج وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

نَضْرَةً	وَّ	سُرُوْرًا ۝۱۱	وَ	جَزٰىهُمْ	بِمَا	صَبَرُوْا (2)
تروتازگی	اور	خوشی	اور	(اللّٰه نے) جزا دی انہیں	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے صبر کیا

اور خوشی دے گا ○ اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور

جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ۝۱۲ لا مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ج

جَنَّةً	وَّ	حَرِیْرًا ۝۱۲	مُّتَّكِـِٕیْنَ	فِیْهَا	عَلَى الْاَرَآىٕكِ
جنت	اور	ریشمی کپڑے	تکیہ لگائے ہوئے	اس (جنت) میں	تختوں پر

ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا ○ وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے،

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳ ج وَ دَانِیَةً

لَا یَرَوْنَ	فِیْهَا	شَمْسًا	وَّ	لَا	زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳	وَ	دَانِیَةً
وہ نہیں دیکھیں گے	اس میں	دھوپ	اور	نہ	سخت سردی	اور	جھکے ہوئے (ہوں گے)

نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی ○ اور اس کے سائے

1 ...... صرف اللّٰه تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے، لوگوں کو دکھانا، اپنی واہ واہ چاہنا اور جس کے ساتھ بھلائی کی اس پر احسان جتانا یا اس کی طرف سے کوئی بدلہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

2 ...... نیک بندے گناہ نہ کرنے پر، اللّٰه تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر اور بھوک پر صبر کرتے تھے، اس کے بدلے اللّٰه تعالیٰ انہیں جنت اور اس کی عظیم الشان نعمتیں عطا کرے گا۔

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَ

عَلَيْهِمْ	ظِلٰلُهَا	وَ	ذُلِّلَتْ	قُطُوْفُهَا	تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾	وَ
ان پر	اس کے سائے	اور	نیچے کر دیئے گئے ہوں گے	اس کے گچھے	جھکا کر	اور

ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ○ اور

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۡ ﴿۱۵﴾ لا

يُطَافُ	عَلَيْهِمْ	بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ	كَانَتْ	قَوَارِيْرَاۡ ﴿۱۵﴾
دور چلائے جائیں گے	ان پر	چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے	(جو) ہوں گے	شیشے (کی طرح)

ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے ○

قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ

قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ	قَدَّرُوْهَا	تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾	وَ
چاندی کے شفاف شیشے	(پلانے والوں نے) اندازے سے رکھا ہوگا انہیں	اندازہ لگانا	اور

چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہوگا ○ اور

يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ ج

يُسْقَوْنَ	فِيْهَا	كَاْسًا	كَانَ	مِزَاجُهَا	زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾
انہیں پلایا جائے گا	اس (جنت) میں	جام	ہے	اس کی آمیزش	زنجبیل

جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہوگا ○

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَ يَطُوْفُ

عَيْنًا	فِيْهَا	تُسَمّٰى	سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	يَطُوْفُ
(وہ زنجبیل) ایک چشمہ (ہے)	اس میں	اس کا نام رکھا جاتا ہے	سلسبیل	اور	چکر لگائیں گے

زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے ○ اور ان کے آس پاس

قرء حفص بغير الالف في الوصل فيهما و وقف على الاول بالالف و على الثاني بغير الالف.

1......اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خالص اسی چشمہ سلسبیل سے پئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شرابوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنت عدن سے ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ

عَلَيْهِمْ	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ	اِذَا	رَاَيْتَهُمْ	حَسِبْتَهُمْ
ان پر	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	جب	تو دیکھے گا انہیں	(تو) تو سمجھے گا انہیں

ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تُو انہیں

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَ	ثَمَّ	رَاَيْتَ	نَعِيْمًا	وَّ
بکھرے ہوئے موتی	اور	جب	تو دیکھے گا	وہاں	(تو) دیکھے گا	نعمتیں	اور

بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا ○ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور

مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۫

مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾	عٰلِيَهُمْ	ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ	وَّ	اِسْتَبْرَقٌ
بہت بڑی سلطنت	ان پر (ہوں گے)	باریک ریشم کے سبز کپڑے	اور	موٹے ریشم (کے کپڑے)

بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ○ ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے

وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

وَّ	حُلُّوْٓا	اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ	وَ	سَقٰىهُمْ	رَبُّهُمْ
اور	انہیں پہنائے جائیں گے	چاندی کے کنگن	اور	پلائے گا انہیں	ان کا رب

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾	اِنَّ	هٰذَا	كَانَ	لَكُمْ	جَزَآءً (۱)
پاکیزہ شراب	(فرمایا جائے گا) بیشک	یہ	ہے	تمہارے لیے	صلہ

پاکیزہ شراب پلائے گا ○ (ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے

(1) ......جب جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: بیشک یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے کہ تم سے تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثوابِ عظیم عطا فرمایا۔

ع ۲۲ / ۱۹

قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا

وَ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

وَّ	كَانَ	سَعْیُكُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَزَّلْنَا
اور	ہے	تمہاری کوشش (کی)	قدر کی گئی	بیشک	ہم	ہم نے اتارا

اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے ○ (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر

حکمِ رب پر صبر اور اطاعت کفار سے بچنے کی تلقین

عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ ج فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ	تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾	فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ
تم پر	قرآن	تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا	تو تم ڈٹے رہو	اپنے رب کے حکم پر

تھوڑا تھوڑا کرکے قرآن اتارا ○ تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو

مخصوص اوقات میں ذکرِ الٰہی کا حکم

وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ج وَ اذْكُرِ

وَ	لَا تُطِعْ	مِنْهُمْ	اٰثِمًا	اَوْ	كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾	وَ	اذْكُرِ (1)
اور	بات نہ مانو	ان میں سے	کسی گناہگار	یا	ناشکری کرنے والے (کی)	اور	یاد کرو

اور ان میں کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنو ○ اور صبح و شام

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ ج وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ

اسْمَ رَبِّكَ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَاسْجُدْ	لَهٗ	وَ
اپنے رب کا نام	صبح	اور	شام	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم سجدہ کرو	اس کو	اور

اپنے رب کا نام یاد کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اسے سجدہ کرو اور

کفار کا دنیا سے محبت اور آخرت سے روگردانی

سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

سَبِّحْهُ	لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	یُحِبُّوْنَ	الْعَاجِلَةَ
پاکی بیان کرو اس کی	لمبی رات (میں)	بیشک	یہ لوگ	محبت کرتے ہیں	جلد جانے والی (سے)

لمبی رات میں اس کی پاکی بیان کرو ○ بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں

(1) بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ذکر سے نماز مراد ہے، چنانچہ صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں جبکہ رات کے کچھ حصے میں سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور باقی لمبی رات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتے رہیں، یوں اس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہو گئی، اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے اور مقصود یہ ہے کہ دن رات کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

کفار کو تنبیہ

وَ يَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

وَ	يَذَرُوْنَ	وَرَآءَهُمْ	يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ (1)	نَحْنُ	خَلَقْنٰهُمْ	وَ
اور	چھوڑے ہوئے ہیں	اپنے آگے	ایک بھاری دن (کو)	ہم	ہم نے پیدا کیا انہیں	اور

اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۞ ہم نے انہیں پیدا کیا اور

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ

شَدَدْنَآ	اَسْرَهُمْ	وَ	اِذَا	شِئْنَا	بَدَّلْنَآ	اَمْثَالَهُمْ
مضبوط کئے	ان کے اعضاء اور جوڑ	اور	جب	ہم چاہیں	(تو) بدل دیں	ان جیسے (اور لوگ)

ان کے اعضا اور جوڑ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور

قرآن سے نصیحت لینے کا اختیار

تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ	تَذْكِرَةٌ	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ
بدلنا	بیشک	یہ	ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف

بدل دیں ۞ بیشک یہ ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ

مشیتِ الٰہی کے سب پر غالب ہونے کا بیان

سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ (2)	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
راستہ	اور	تم نہیں چاہتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے

اختیار کرے ۞ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ ۗ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ

عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾	يُّدْخِلُ	مَنْ	يَّشَآءُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ
خوب علم والا	بڑا حکمت والا	وہ داخل کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اپنی رحمت میں

خوب علم والا، بڑا حکمت والا ہے ۞ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل فرماتا ہے

1 ...... بھاری دن سے قیامت کا دن مراد ہے جس کی شدتیں اور سختیاں کفار پر بھاری ہوں گی۔ 2 ...... ہماری چاہت و ارادہ اللہ تعالیٰ کی چاہت و ارادہ کے تابع ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح بے اختیار اور مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے اختیار اور ارادہ ملا ہے۔ نیز انسان اپنے ارادے میں بالکل مستقل اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز بھی نہیں بلکہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ماتحت ہے، لہٰذا انسان مختارِ مطلق نہیں، اسی عقیدے پر ایمان کا مدار ہے۔ اسے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ بندہ ارادہ کرکے جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے اُس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور یوں وہ فعل وجود میں آتا ہے۔

وَّ الظّٰلِمِیۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۳۱﴾ ع

عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۳۱﴾	لَهُمۡ	اَعَدَّ	الظّٰلِمِیۡنَ	وَّ
دردناک عذاب	ان کے لیے	اس نے تیار کر رکھا ہے	ظلم کرنے والے	اور

اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○

ع ۲ ۲۹ / ۲۰

آیات:50 — رکوع:02

سُوۡرَةُ الۡمُرۡسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرَّحِیۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

پانچ صفات کی قسم اور وقوعِ قیامت یقینی ہونے کا ذکر

وَ الۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ﴿۱﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ

النّٰشِرٰتِ	وَّ	عَصۡفًا ﴿۲﴾	فَالۡعٰصِفٰتِ	وَ الۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ﴿۱﴾ (1)
پھیلانے والیوں (کی)	اور	تیز چلنا	پھر تیز چلنے والیوں (کی)	لگاتار بھیجی جانے والیوں کی قسم

قسم ان کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں ○ پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں ○ اور خوب پھیلانے والیوں

نَشۡرًا ﴿۳﴾ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ﴿۴﴾ فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِكۡرًا ﴿۵﴾

ذِكۡرًا ﴿۵﴾	فَالۡمُلۡقِیٰتِ	فَرۡقًا ﴿۴﴾	فَالۡفٰرِقٰتِ	نَشۡرًا ﴿۳﴾
ذکر (کا)	پھر القا کرنے والیوں (کی)	جدا کرنا	پھر جدا کرنے والیوں (کی)	پھیلانا

کی ○ پھر خوب جدا کرنے والیوں کی ○ پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی ○

1 ......اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی پانچ آیات میں پانچ صفات کی قسم ارشاد فرمائی اور جن چیزوں کی یہ صفات ہیں ان کا آیات میں ذکر نہیں کیا گیا، اسی لئے مفسرین نے ان چیزوں کی تفسیر میں بہت سی وجوہات ذکر کی ہیں۔(1) یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی ہیں۔(2) یہ پانچوں صفتیں فرشتوں کی ہیں۔(3) یہ پانچوں صفتیں قرآنِ پاک کی آیات کی ہیں۔(4) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں، چوتھی صفت قرآنِ پاک کی آیات کی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔(5) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں جبکہ چوتھی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

عُذْرًا	اَوْ	نُذْرًا ﴿۶﴾ (1)	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ
حجت پوری کرنے (کیلئے)	یا	ڈرانے (کیلئے)	بیشک جس کا	تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے ○ بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَ اِذَا

لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾	فَاِذَا	النُّجُوْمُ	طُمِسَتْ ﴿۸﴾	وَ	اِذَا
(وہ) ضرور واقع ہونے والا (ہے)	پھر جب	تارے	مٹادیئے جائیں گے	اور	جب

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے ○ پھر جب تارے مٹادیئے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾

السَّمَآءُ	فُرِجَتْ ﴿۹﴾	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾
آسمان	پھاڑ دیئے جائیں گے	اور	جب	پہاڑ	غبار بنا کر اڑادیئے جائیں گے

آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے ○ اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑادیئے جائیں گے ○

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾

وَ	اِذَا	الرُّسُلُ	اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ (2)	لِاَیِّ یَوْمٍ	اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾
اور	جب	رسولوں (کو)	خاص وقت پر جمع کیا جائے گا	کس دن کے لیے	انہیں ٹھہرایا گیا تھا

اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا ○ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا ○

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾
فیصلہ کے دن کے لیے	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے	فیصلے کا دن

فیصلہ کے دن کے لیے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ○

1 ......یعنی ذکر کا القاء کرنا یعنی وحیِ الٰہی جیسے قرآن کا نازل کرنا اس لئے ہے کہ مخلوق میں سے کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا یہ انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے کے لئے ہے۔

2 ......خاص وقت سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔ یا اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول ثواب پا کر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

گزشتہ قوموں کی ہلاکت کی طرف اشارہ اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾	اَلَمْ نُهْلِكِ
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	کیا ہم نے ہلاک نہ کیا

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ (1)	ثُمَّ	نُتْبِعُهُمُ	الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ (2)	كَذٰلِكَ
پہلے لوگوں (کو)	پھر	ہم پیچھے پہنچائیں گے ان کے	بعد والوں (کو)	اسی طرح

ہلاک نہ فرمایا ○ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ○ مجرموں

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾

نَفْعَلُ	بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے

کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○

منکرینِ قیامت کو جواب

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾	فَجَعَلْنٰهُ
کیا ہم نے پیدا نہ کیا تمہیں	ایک بے قدر پانی سے	پھر ہم نے رکھا اسے

کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ ○ پھر اسے ایک

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ (3)	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ (4)	فَقَدَرْنَا
ایک محفوظ جگہ میں	ایک معلوم اندازے تک	تو ہم قدرت رکھتے ہیں

محفوظ جگہ میں رکھا ○ ایک معلوم اندازے تک ○ تو ہم قادر ہیں

1 ...... پہلے لوگوں سے مراد حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، قومِ عاد اور قومِ ثمود وغیرہ ہیں۔

2 ...... یہاں بعد والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو گزشتہ امتوں کے کفار کے راستے پر چل کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلا رہے ہیں۔

3 ...... یہ محفوظ جگہ ماں کا رحم ہے۔

4 ...... معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللہ تعالٰی ہی جانتا ہے کہ وہ 9 مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ۔

پرورشِ انسان کے لیے اہتمامِ ربوبیت

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

فَنِعْمَ	الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾
تو (ہم) کیا ہی اچھے	قدرت رکھنے والے (ہیں)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے

تو ہم کیا ہی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ لا اَحْیَآءً وَّ

اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ (1)	اَحْیَآءً	وَّ
کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	جمع کرنے والی	زندوں	اور

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا ○ زندوں اور

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ لا وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾	وَّ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	شٰمِخٰتٍ
مردوں (کو)	اور	ہم نے بنادیئے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اونچے اونچے

مردوں کو ○ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ بنادیئے

وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ ط وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

وَّ	اَسْقَیْنٰكُمْ	مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ
اور	ہم نے سیراب کیا تمہیں	خوب میٹھے پانی (سے)	خرابی ہے	اس دن

اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا ○ اس دن جھٹلانے والوں

روزِ قیامت منکرین سے ہولناک خطاب

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ ج

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾	اِنْطَلِقُوْۤا (2)	اِلٰى	مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾
جھٹلانے والوں کے لئے	تم چلو	(اس) کی طرف	جس کو تم جھٹلاتے تھے

کے لئے خرابی ہے ○ اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے ○

1 ......اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمام زندہ اور مردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

2 ......یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍۙ۝۳۰ لَّا

لَّا	اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۝۳۰ (1)	اِنْطَلِقُوْۤا
(جو) نہیں (ہے)	(دھوئیں کے) تین شاخوں والے سائے کی طرف	تم چلو

اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ○ جو نہ

ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِؕ۝۳۱ اِنَّهَا تَرْمِیْ

تَرْمِیْ	اِنَّهَا	مِنَ اللَّهَبِ۝۳۱	لَا یُغْنِیْ	وَّ	ظَلِیْلٍ
پھینکتی ہے	بیشک وہ (جہنم)	شعلے سے	نہ وہ بچائے	اور	سایہ دینے والا

سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے ○ بیشک دوزخ محل جیسی

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِۚ۝۳۲ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌؕ۝۳۳ وَیْلٌ

وَیْلٌ	جِمٰلَتٌ صُفْرٌ۝۳۳	كَاَنَّهٗ	بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ۝۳۲
خرابی ہے	زرد رنگ کے اونٹ (ہیں)	گویا وہ (چنگاریاں)	محل جیسی چنگاریاں

چنگاریاں پھینکتی ہے ○ گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں ○ اس دن

جہنمی چنگاریوں کا حال اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ۝۳۴ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَۙ۝۳۵

لَا یَنْطِقُوْنَ۝۳۵ (2)	یَوْمُ	هٰذَا	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ۝۳۴	یَّوْمَىٕذٍ
(جس میں) وہ بول نہ سکیں گے	(وہ) دن (ہے)	یہ	جھٹلانے والوں کے لئے	اس دن

جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے ○

روزِ قیامت کفار کی بے بسی

وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ۝۳۶ وَیْلٌ

وَیْلٌ	فَیَعْتَذِرُوْنَ۝۳۶ (3)	لَهُمْ	لَا یُؤْذَنُ	وَ
خرابی ہے	کہ وہ معذرت کریں	ان کو	اجازت نہ دی جائے گی	اور

اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں ○ اس دن

(1)...... اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہو گی۔ (2)...... قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ (3)...... قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہو گا لیکن عذر بیان کرنے کی اجازت نہ ہو گی بلکہ در حقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو گا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت

(خزائن العرفان) ←

روزِ قیامت کفار کو ڈانٹ ڈپٹ

يَوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾	هٰذَا	يَوْمُ الْفَصْلِ
اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	یہ	فیصلے کا دن (ہے)

جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ یہ فیصلے کا دن ہے

جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

جَمَعْنٰكُمْ	وَ	الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	كَيْدٌ
ہم نے جمع کردیا تمہیں	اور	پہلے لوگوں (کو)	تو اگر	ہو	تمہارا	کوئی داؤ

ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کردیا ○ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو

ع ۲

پرہیزگاروں کا صلہ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ (1)	وَيْلٌ	يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾	اِنَّ
تو تم داؤ چلالو مجھ پر	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	بیشک

تو مجھ پر چلالو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ لا وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا

الْمُتَّقِيْنَ	فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾	وَّ	فَوَاكِهَ	مِمَّا
ڈرنے والے	سایوں اور چشموں میں (ہوں گے)	اور	پھلوں (میں)	(اس میں) سے جو

ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اور پھلوں میں سے

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ ط كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــٴًـا بِمَا

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	هَنِيْٓــٴًـا	بِمَا
وہ چاہیں گے	تم کھاؤ	اور	پیو	مزے (سے)	(اس کے) بدلے جو

جو وہ چاہیں گے ○ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

1 ...... یہ انتہا درجہ کی ڈانٹ ہوگی کیونکہ یہ بات تو کفار بھی یقینی طور پر جانتے ہوں گے کہ آج روزِ حشر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

2 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو دنیاوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جنتی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو میسر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾
تم عمل کرتے تھے	بیشک ہم	اسی طرح	بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

کھاؤ اور پیو ○ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

کفار و مکذبین سے خطاب

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾	كُلُوْا	وَ	تَمَتَّعُوْا	قَلِیْلًا
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	(اے کافرو) تم کھالو	اور	فائدہ اٹھالو	کچھ (دن)

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھالو اور فائدہ اٹھالو،

عبادتِ الٰہی کے منکرین کی مذمت

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اِنَّكُمْ	مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
بیشک تم	مجرم (ہو)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	اور

بیشک تم مجرم ہو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ اور

اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

اِذَا	قِیْلَ	لَهُمُ	ارْكَعُوْا	لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ (1)	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ
جب	کہا جائے	ان سے	تم جھک جاؤ	(تو) وہ نہیں جھکتے	خرابی ہے	اس دن

جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی، منکرین کی ہٹ دھرمی پر

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ع ۲ / ۲۲

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ (2)	بَعْدَهٗ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
جھٹلانے والوں کیلئے	پھر کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے

خرابی ہے ○ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○

1 ...... قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے تو کہا جائے گا: جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ ایمان لاکر محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کر دیئے گئے۔ 2 ...... یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔